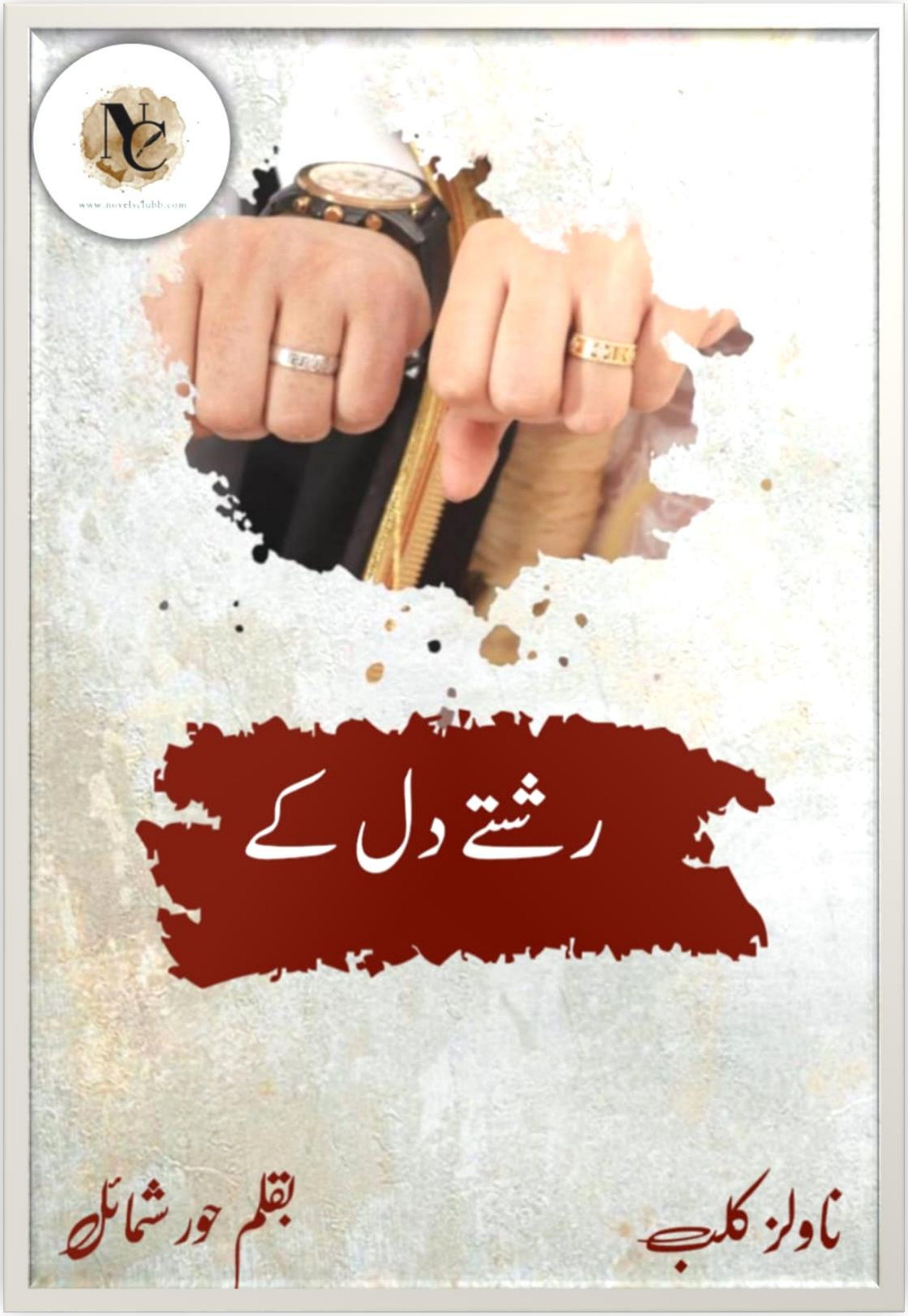
رشتے دل کے
بقلم حور شمائل
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

رشتے دل کے

از

حور شمائل

www.novelsclubb.com

ارحم تمیں پتا ہے آج کوئی نئ پروفیسر آرہی ہے سنا ہے یونگ سی ہے

ابھی اس نے یونیورسٹی میں قدم رکھا ہی تھا کے انس نے آکر اسے یہ منحوس خبر دی

اس وقت تو اسے یہ خبر منحوس ہی لگی تھی, مگر بعد میں اسی دن اور اسی خبر کو یاد کر کے وہ کئ بار مسکراتا تھا

پتا نہی کب یونیورسٹی والے ان سفارشی لوگوں کو رکھنا چھوڑیں گے خدا کرے اب اس سفارشی کو پڑھانا بھی اتا ہو ورنہ ہمارا تو سال برباد گیا" اس نے افسوس سے کہا

www.novelsclubb.com

انس نے بھی تائید کی

آج پوری کلاس ہی نئ ٹیچر کو دیکھنے کے شوق میں جمع تھی مگر پروفیسر صاحبہ آ کے نہی دے رہی تھی پورے پندرہ منٹ اپر ہو گی ئے تھے

"انس میرا خیال ہے آج وہ نہی آیئں گی ٹائم ضائع کرنے سے اچھا ہے ہم لائبریری جاکر نوٹس بنالیں"

وہ دونوں ابھی اٹھ ہی رہے تھے کے پروفیسر صاحبہ نے کلاس میں قدم رکھ دیا

ارحم تو اسے دیکھ کر ہی اپنی جگہ جم گیا" یہ یہاں پروفیسر "بلاارادہ وہ کہہ گیا

"تو نہیں جانتا ہے انس نے حیرت سے پوچھا

وہ جواباً کچھ نہ کہہ سکا

کلاس کے کچھ شریر لڑکوں نے اسے دیکھ کر پیچھے سے ہوٹنگ شروع کردی مگر اس کے اعتماد میں کمی نہی آئی وہ خاموشی سے چلتی ہوئی اسٹیج پر پہنچی اور رجسٹر... اٹھالیا بغیر اک بھی لفظ کہے

www.novelsclubb.com

کلاس میں سرگوشیاں جاری تھی ارحم اک ٹک اسے دیکھے جارہا تھا مگر وہ رجسٹر کی طرح متوجہ رہی اور سب کی اٹنڈانس مارک کرتی رہی

ارحم خان کے نام پر اک لمحہ وہ رکھی اور حیرت سے سر اٹھایا

سامنے بیٹھے ارحم کو دیکھ کر وہ بس اک لمحے کے لئے مسکرائی اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی

باقی کسی نے اس کی اس حرکت کو محسوس کیا ہو یا نہ کیا ہو مگر ارحم ضرور کھول گیا

وہ جانتا تھا کے اب اس کے ساتھ کچھ بھی اچھا نہی ہونے والا

اسلام و علیکم امی !

و علیکم اسلام آگئی یونیورسٹی سے بیٹا

جی امی آگئی جلدی سے کھانا دے دیں بہت بھوک لگی ہے "اس نے اپنا پرس کچن کاؤنٹر پر رکھا اور کرسی نکال کر بیٹھ گئی

ہاں ابھی دیتی ہوں لیکن تم ہاتھ مونہ دھو کر او پہلے "

امی !اس نے مونہ بنایا

www.novelsclubb.com

چلو اٹھو شاباش"

وہ ناچاہتے ہووے بھی اٹھ گئی

زرینہ بیگم نے جلدی سے کھانا گرم کیا تب تک وہ بھی آگئی

کیا بنایا ہے آج اس نے کرسی پر بیٹھتے ہووے پوچھا

بریانی بنائی تھی ردا نے آج,وہی گرم کی ہے یہ لو انھوں نے بریانی کی پلیٹ اس کے سامنے رکھی اور خود بھی اس کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیں

"ہاں تو کیسا گزرا یونیورسٹی کا پہلا دن "

پہلا دن تو نہی تھا میں پہلے بھی تو یونیورسٹی جاتی رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

ہاں پر پہلے شاگرد کی حثیت سے جاتی تھی اور اب استاد کی حثیت سے جاتی ہو فرق تو ہے نہ"

جی فرق تو ہے

اس نے سر ہلایا اور پھر سارے دن کی روداد مختصر طور پر سنا دی

چلو اللہ کا شکر ہے اللہ میری بیٹی کو خوب کامیابی دے"

امین ! اچھا امی میں اب ذرا آرام کر لوں"

ہاں جاؤ بیٹا تھک گئی ہو گی تم بھی"

وہ اپنا بیگ اٹھا کر کمرے میں چلی آئ

آ گئی تم ردا جو ابھی باتھ روم سے نہا کر نکلی تھی اسے دیکھ کر

ہاں آ گئی اس نے اپنا پرس ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگی "کیسا گزرا دن "ردا پاس ہی آ کر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

اف یار اک تو بندہ جوئنٹ فیملی میں پس کر رہ جاتا ہے پہلے امی کو بتایا اب تمھیں بتاؤں پھر شام کو تایا تائی اور باقیوں کو بتاؤں حد ہے"

ارے ارے کیا ہو گیا ہے زویا تمھیں اتنے غصے میں کیوں آ گئی ہو. نہیں بتانا تو نہ بتاؤ

ردا نے ناراضگی دکھائی اور اٹھ کر ڈریسنگ کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی

زویا بیڈ پر سیدھی ہو کر لیٹ گئی اور بازو آنکھوں پر رکھ لیا

مگر اب نیند کہاں انی تھی جب تک کے ردا کو بتا نہ دیتی

اس لئے پھر اٹھ بیٹھی

"اچھا سنو یونیورسٹی میں وہ بھی تھا"

ردا جو اسے نظر انداز کر رہی تھی حیرانی سے اس کی طرف مڑی

"کون تھا"

ارحم"

زویا نے آہستہ سے کہا"

کیا! مگر وہ وہاں کیا کر رہا تھا ردا چلائی

یونیورسٹی میں کوئی کیا کرنے اتا ہے یار! یا پڑھنے اتا ہے یا پڑھانے "زویا جھنجلائی

"پر وہ پڑھا کیسے سکتا ہے, کہیں وہ پڑھنے تو نہی... اگے کی بات ادھوری چھوڑ کر اس نے زویا کی طرف دیکھا

زویا نے آہستہ سے سر ہلایا

کیا! ردا اک دفع پھر چلائی

یار چلاؤ تو نہی "

تو کیا کروں تم نے بات ہی ایسی بتائی ہے "

مجھے بتاؤ میں کیا کروں اب "

www.novelsclubb.com

اس جھٹکے کے بعد میرا تو دماغ ہی کام کرنا چھوڑ گیا ہے تم یہنی بیٹھو سونامت میں دو تین دماغ لے کراتی ہوں "

زویا نے حیرت سے اسے دیکھا

ردا ہنس دی ارے یار میرا مطلب میں مناہل اور حمنہ کو لے کر آتی ہوں"

وہ تو سو رہی ہو نگی نہ"

تو کیا ہوا اٹھا لاؤں گی ردا کہتے ساتھ ہی باہر چلی گئی

کچھ ہی دیر میں مناہل اور حمنہ گرتی پڑتی ہوئی ردا کے ساتھ آ گیں

یار کیا آفت آ گئی ہے پتا بھی ہے دوپہر کو ہم نے سونا ہوتا ہے پھر بھی جگا لاتی ہو حمنہ نے اونگھ روکتے ہووے کہا

اچھا اسے چھوڑو یہ بتاؤ افہام آ گئے مناہل نے کچھ شرماتے ہووے پوچھا

اف اسے اپنی پڑ گئی ہے ردا نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

تو کیوں بولا یا ہے مناہل نے بدمزہ ہو کر پوچھا

زویا کا مسلہ حل کرنے"

چاروں بیڈ الٹی پالتی مار کر سر جوڑ کر بیٹھ گیں

کیسا مسلہ ؟حمنہ نے سرگوشی کی

ارحم اس کی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے اور یہ میڈم اب اسے پڑھائیں گی"

اک دفع پھر کمرہ چیخ کی آواز سے گونجا

کیا! منہال اور حمنہ نے حیرت سے زویا کی طرف دیکھا وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

سارے گھر کو جگاؤ گی کیا ردا نے ڈانٹا

یار کیا کریں خبر ہی ایسی دی تم نے مناہل نے بے بسی سی کہا

ویسے بھی ہر چھوٹی چھوٹی بات پر اسکی چیخ نکل جانا معمولی تھا

---

www.novelsclubb.com

ارحم بیٹا پہلے کھانا کھالو پھر پڑھ لینا"

نہیں امی جان ابھی بہت کام پڑا ہے پہلے یونیورسٹی کی اسائنمنٹ بنانی ہے اور صابر نے آفس کی اک فائل بھیجی ہے وہ بھی دیکھنی ہے"

خود کو اتنا مت تھکایا کرو بیٹا انہوں نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا

وہ انکی ممتا بھرا لمس محسوس کر کے مسکرا دیا

"پیاری امی جان مجھے عادت ہو گئی ہے اس محنت کی بس اک سال ہی تو ہے پھر میرے ہاتھ میں ماسٹر کی ڈگری ہو گی اور میں اچھے سے صابر کے ساتھ مل کر بزنس سنبھال سکوں گا"

اللہ لمبی عمر دے صابر کو بہت ہی نیک بچہ ہے کتنی مدد کی اس نے تمہاری اور اب بھی دیکھو بزنس کا سارا بوجھ خود پر لے کر تمہارا پڑھنے کا خواب پورا کر دیا"

جی امی اس نے میری ہمیشہ بہت مدد کی مجھے بھی موقع ملا تو میں اسکے کام ضرور آؤں گا"

www.novelsclubb.com

انشاللہ "اچھا میں کھانا رکھ کے جا رہی ہوں ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھا لے نا اور تھوڑا آرام بھی کر لینا"

جی امی اس نے ہلکے سے سر ہلایا اور دوبارہ اسائنمنٹ کی طرف متوجہ ہو گیا

"یار یہ تو بلکل میرے ناول جیسا سین ہو گیا لیکن تھوڑا سا الٹ ویسے تو ہیرو ٹیچر ہوتا ہے اور ہیروئن بیچاری اسکی مظلوم سی سٹوڈنٹ لیکن اس میں بھی مزہ اے گا تم اسکی کھنچائی کرتی رہنا" حمنہ نے مزے سے مشورہ دیا

جو بہر حال زویا کو تو پسند آیا آخر کو اس سے بدلہ بھی تو لینا تھا

نہیں زویا تم اسکی بات مت سنو" مناہل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

"لیکن کیوں" زویا نے حیرت سے اسے دیکھا

"یار اس نے صرف اپنی مرضی واضح کی تھی اس بات کا بدلہ بہر حال نہی لیا جا سکتا

www.novelsclubb.com

"

"نہیں زویا میرا خیال ہے تمھیں اسے ضرور ستانا چاہیئے کم از کم دل کو تو تھوڑا سکون ملے گا" ردا نے بھی اپنی رائے پیش کی

ہاں مجھے اس وقت جتنی بے عزتی محسوس ہوئی تھی اتنی ہی بے عزتی میں اسکی کر کے رہوں گی"اس نے اک عزم سے کہا

حمنہ اور ردا نے اسکی پیٹھ تھپتھپائی پر مناہل نے انہیں دیکھ کر تاسف سے سر ہلایا اسے بہر حال ارحم سے ہمدردی تھی

--

مے ای کم ان میڈم وہ شائد بھاگتا ہوا آیا تھا اسی لئے سانس ذرا پھولا ہوا تھا

زویا جو اٹینڈینس لگا رہی تھی اسکی طرف متوجہ ہوئی"نو"

ارحم کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا

www.novelsclubb.com

اسے صبح ہی اک فائل صابر کو دینا تھی اسی لئے پہلے آفس جانا پڑا وہاں سے ٹائم پر نکلنے کے باوجود وہ ٹریفک میں پھنس گیا اور اب وہ محض پانچ منٹ لیٹ پہنچنے پر کلاس سے باہر کھڑا تھا

زویا کو اسکی حالت نے مزہ دیا اسی لئے اسے اگنور کر کے لیکچر دینا شروع کر دیا

مجبوراً ارحم کو وہاں سے ہٹنا پڑا

پوری کلاس کے سامنے یہ بے عزتی اسے غصہ دلا رہی تھی پر وہ کچھ نہی کر سکتا تھا

اسی لئے چپ چاپ لائبریری چلا گیا

باقی کا دن اسی بے عزتی نے اسکا موڈ خراب رکھا

www.novelsclubb.com

آسمان پر لالی پھیلی تھی

سب بڑے نیچے ہال میں بیٹھے چائے پی رہے تھے اور لڑکے گارڈن میں کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھے

وہ چاروں چھت پر چلی آئی

آج بڑی خوش لگ رہی ہو" ردا نے اسے دیکھ کر کہا

وہ جو نیچے گارڈن میں دیکھ رہی تھی مسکراتے ہووے پلٹی

مناہل اور حمنہ بھی انہی کی طرف متوجہ ہو گیں

ہاں خوش تو میں ہوں "اس نے اک ادا سے اپنے لمبے بھورے بالوں کو جو کے ہوا میں اڑ رہے تھے کھول کر دوبارہ کیچر میں سمیٹا

www.novelsclubb.com

اب بتاؤ بھی کیوں خوش ہو" حمنہ کو زویا کی خوشی کی وجہ جاننے کا زیادہ تجسس تھا اسی لئے اپنے ہاتھ میں پکڑے ناول کو جھٹ سے بند کر دیا

"میں نے آج ارحم کی انسلٹ کی"

کیا! حمنہ اور مریم چیخی

ردا البتہ اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی

زویا نے فخر سے سر ہلایا"جی ہاں میں نے یعنی پروفیسر زویا حسن نے ارحم خان کو پوری کلاس کے سامنے میری کلاس میں بیٹھنے سے منع کر دیا اور وہ شرمندہ ہو کر وہاں سے چلا گیا"

زویا تمھیں ذاتی معملات کو اپنے شعبے سے دور رکھنا چاہیئے تمہاری وجہ سے اسکی تعلیم کا حرج نہی ہونا چاہیئے یار" مناہل نے اسے سمجھایا

زویا نے بغیر کچھ کہے دوبارے اپنی توجہ نیچے گارڈن کی طرف مبذول کر دی جہاں اب سب لڑکے تھک کر بیٹھ چکے تھے

مناہل سمجھ گئی کے وہ اسکی بات نہیں ماننا چاہ رہی لہٰذا اس نے بھی خاموشی اختیار کر لی

www.novelsclubb.com

کیا بات ہے ارحم تیرا موڈ کیوں اتنا خراب ہے؟ صابر نے اسے بلاوجہ سیکرٹری کو ڈانٹتے دیکھا تو خود کو پوچھنے سے روک نہ سکا

کچھ نہیں بس یوں ہی ذرا غصہ آگیا تھا اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی

"یوں ہی تو غصہ نہیں آتا میرا خیال ہے تو کسی اور کا غصہ سب پر نکال رہا ہے لیکن خیر تو بتانا نہیں چاہ رہا تو الگ بات ہے"

صابر نے گھمری نظروں سے اپنے خوبرو دوست کو دیکھا

ارحم مسکرا کر سیدھا ہو بیٹھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے یار بس صبح ذرا موڈ خراب ہو گیا تھا"

صابر نے مسکرا کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

اب وجہ بھی بتا دے"

یار صبح پروفیسر نے کلاس میں نہیں بیٹھنے دیا"

صابر ہنس دیا تو اس میں موڈ خراب کرنے والی کیا بات تھی یہ ظالم استاد صدیوں سے ہم مظلوم لڑکوں پر یہ ظلم ڈھاتے آ ے ہیں ہاں اگر کوئی حسین لڑکی ہو تو بات الگ ہے اسے ضرور کلاس میں بیٹھنے دیتے ہیں"اس نے اک آنکھ دبا کر کہا

بات ایسی نہیں ہے مجھے "پروفیسر زویا حسن" نے اپنی کلاس میں نہیں بیٹھنے دیا اس نے سنجیدگی سے بتایا

اب کی بار صابر بھی چونکا

وہ زویا حسن...

اس نے حیرانی سے جملہ ادھورا چوڑا

ہاں وہی زویا حسن اس نے بے بسی سے بتایا

www.novelsclubb.com

صابر پہلے تو حیران ہوا لیکن پھر ارحم کی حالت دیکھ کر اسکی ہنسی نکل گئی

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے یار" ارحم جھنجلایا

صابر نے بمشکل اپنی ہنسی روکی

"اب دیکھنا وہ تجھ سے کیسے بدلہ لیتی ہے"

مجھے سمجھ نہیں اتا میں نے ایسا بھی کیا گناہ کر دیا مجھے جو اس وقت ٹھیک لگا میں نے وہ کیا"

"تو میرے یار اب جیسا اسے ٹھیک لگے گا وہ کرے گی تو بس اپنی خیر منا" صابر نے اسے ڈرانا چاہا

دیکھا جائے گا" وہ جھنجلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھا کر پہن لیا

"مجھے اپنے حالات سے اگاہ ضرور کرتے رہنا" صابر نے مزے سے کہا

وہ بغیر کچھ کہے آفس سے نکل آیا

مگر اندر سے وہ فکر مند ضرور تھا کے زویا حسن سے اسے کسی بھلائی کی امید نہیں تھی پر وہ کسی قیمت پر بھی اپنی پڑھائی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا اتنی مشکل سے تو حالات اسکے حق میں ہووے تھے اور اسے اپنی ادھوری تعلیم کو مکمل کرنے کا موقع مل رہا تھا وہ زویا کی وجہ سے یہ موقع گوا نہی سکتا تھا

کل کی بے عزتی ہی کا اثر تھا کے آج وہ کلاس میں سب سے پہلے پہنچا تھا اور سب سے پہلی سیٹ پر آ بیٹھا مقصد زویا حسن کو اپنی موجودگی جتانا تھا

مگر جب وہ آی تو سوائے اسکے سب پر اک نظر دوڑائی یعنی واضح طور پر اسے نظر انداز کیا پتا نہیں وہی اس قدر حساس ہو رہا تھا یا واقعی ایسا تھا

اف میں کیوں اس کی توجہ چاہ رہا ہوں وہ جھنجلا یا

تجھے کیا ہوا ہے "انس نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں "اس نے اپنی نوٹ بک کھول کر سامنے رکھ لی

یار تو نے بتایا نہیں تو میڈم کو پہلے سے جانتا ہے کیا "انس کو کچھ یاد آیا تو پوچھ بیٹھا

ابھی ارحم نے جواب دینے کے لئے مونھ کھولا ہی تھا کے زویا کی آواز نے انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیا

"اپ دونوں پہلی ہی رؤ میں بیٹھے مسلسل بولے جا رہے ہیں اگر آپکو لیکچر نہیں سننا تو براے مہربانی کلاس سے نکل جاییں اس نے باہر کی طرف اشارہ کیا

پوری کلاس میں سکتا چاہ گیا کیوں کے بول تو تقریباً سبھی رہے تھے

ارحم غصے سے کھول گیا اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا انس نے جلدی سے معذرت کر لی اور وہ دوبارہ لیکچر دینے میں مصروف ہو گئی

مگر ارحم کا دماغ اک لفظ بھی سمجھنے سے قاصر تھا غصے سے جو ابل رہا تھا

www.novelsclubb.com

چاچی ردا کہاں ہے" مناہل نے زرینہ بیگم سے پوچھا جو افہام کی ماں اور اسکی ہونے والی ساس تھی

بیٹا وہ تو اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہے تم بتاؤ کچھ کام تھا انہوں نے ہنڈیا میں چمچہ ہلاتے ہووے پوچھا

"نہیں چاچی میں تو یوں ہی آئی تھی اپ ہنڈیا کیوں بنا رہی ہیں لائیں میں بنا دوں اس نے اگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے چمچہ لے لیا

خدا خوش رکھے میری بیٹی کو" انہوں نے نثار ہوتی نظروں سے اسے دیکھا"

مناہل فطری طور پر شرما گئی

www.novelsclubb.com

اچھا بیٹا تم ہنڈیا کو دیکھو ذرا میں افہام کا کمرہ ٹھیک کر لوں تب تک, ابھی آجائے گا اور

کمرہ گندا پڑا ہوا تو بلا وجہ موڈ خراب ہو جائے گا صاحب زادے کا انہوں نے

مسکراتے ہووے کہا اور کچن سے باہر چلی گیں

ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کے افہام کچن میں چلاتا ہوا چلا آیا "امی جلدی سے کھانا

دیں مجھے دوست کی طرف.. وہ جو سلاد بنا رہی تھی گھبرا کر پلٹی

افہام بھی اسے سامنے دیکھ کر خاموش ہو گیا

تم کیا کر رہی ہو یہاں "اس نے ذرا سخت لہجے میں پوچھا"

وہ میں.. میں بس یونہی آی تھی مناہل تو اسے دیکھ کر یوں بھی گھبرا جاتی تھی اوپر

سے اسکا سخت لہجہ اسے ہربڑانے پر مجبور کر دیتا تھا

اوپر سکوں نہیں اتا تمھیں جو ہر وقت نیچے ہی پائی جاتی ہو"

www.novelsclubb.com

مناہل پر گھڑوں پانی پڑ گیا(کیا سوچتے ہوں گے یہ کے میں انکے کے لئے اتی ہوں)
میں چلتی ہوں وہ بھاگنے کو تھی

"رکو جا کہاں رہی ہو میرا خیال ہے تم کھانا بنا رہی تھی پہلے وہ بناؤ پھر دے کر جانا"

وہ کہ کر پلٹ گیا

"صاف صاف کہہ دینے میں کیا جا رہا تھا کے اپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر دوں ہنہ لیکن نہیں جب تک رعب نہیں ڈالیں گے پتا کیسے چلے گا کے افہام خان صاحب ہیں"

وہ دوبارہ سلاد بنانے میں مصروف ہو گئی

www.novelsclubb.com

آج اتوار تھا سبھی لوگ حال کمرے میں جمع تھے چاروں لڑکیاں نیچے کشن پر بیٹھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں

مناہل ریسیپی بک لئے بیٹھی تھی ردا موبائل پر کسی کو میسج کر رہی تھی حمنہ دادی کی نظروں سے بچ کر ناول پڑھنے میں مصروف تھی اور زویا اپنا لیکچر تیار کر رہی تھی

افہام،اسفند اور سعد میچ دیکھ رہے تھے جبکہ سب بڑے چائے پینے سے کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کرنے میں مصروف تھے

"بڑے دن ہو گئے چھوٹی دلہن تمہاری بہن کا فون نہیں آیا نہ ہی اب ملنے اتی ہے خیر تو ہے اچانک دادی کو یاد آیا تو پوچھ لیا

اما آپکو تو پتا ہے جب سے اسکے بیٹے نے ہماری زویا کے لئے انکار کیا تھا اسکے بعد سے تابندہ ہم سے شرمندہ سی رہنے لگی ہے اسی لئے زیادہ رابطے میں بھی نہیں ہے

زرینہ بیگم نے افسردگی سے بتایا

www.novelsclubb.com

ارے اس بات کو تو سال ہونے کو ہے اور ویسے بھی یہ میرا اور نرگس کا فیصلہ تھا ہم نے سوچا تھا کے جیسے ہم نے اپنی بچپن کی دوستی کو تمہاری اور باقر کی شادی کر کے رشتے داری میں بدلا تھا اسی طرح اک دفع پھر میری پوتی اور اسکے نواسے کی شادی

کر کے یہ بندھن اور مظبوط کر لیں مگر شائد قسمت میں ایسا نہ تھا اور ویسے بھی آج کل کے بچے کہاں ماں باپ کی مرضی پہ یوں سر جھکاتے ہیں, اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں"

اچھا اب تم اداس تو نہ ہو دادی نے زرینہ بیگم کے چہرے پر چھائی اداسی دیکھ کر انکے سر پر ہاتھ پھیرا

"بلکہ یوں کرو کے ابھی نرگس کے گھر کال کرو اور انہیں آج شام کھانے پر بولا لو"

زرینہ بیگم کا چہرہ کھل اٹھا

انہوں نے اک نظر شوہر کے چہرے پر ڈالی مگر انہوں نے بھی مسکرا کر ہاں کا اشارہ دیا

"زویا بیٹا ذرا خالہ کا نمبر تو ملا کے دو زرینہ بیگم نے اسکے پاس آ کر کہا

"مگر کیوں امی وہ جنجلائی

www.novelsclubb.com

بس کچھ کام ہے تم ملا کے تو دو"

چونکے وہی فون کے پاس بیٹھی تھی اسی لئے مجبوراً ملانا پڑا

دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا

مگر مقابل کی آواز نے زویا کی دل کی دھڑکن اک پل کے لئے روک دی

"ہیلو کون"

میں زویا بات کررہی ہوں خالہ سے بات کراؤ اس نے جی کڑا کر کے نحوست سے کہا

زویا میڈم آیندہ مجھ سے اس لہجے میں بات مت کرنا میں مزید برداشت بلکل نہیں کروں گا سمجھی" وہ بھی پھٹ پڑا"

www.novelsclubb.com

امی اپ خود بات کرلیں" زویا نے غصے سے فون امی کو تھمادیا اور خود اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

زرینہ بیگم نے اپنے بھانجے سے سلام دعا کرنے کے بعد کچھ دیر اپنی بہن تابندہ سے بات کی اور آخر کار کل ملنے کا پروگرام بنایا

حمنہ ناول کی جان چھوڑ دو یار آکر ہماری کچھ مدد کرادو مناہل نے آٹا گھوندتے ہووے کہا

وہ اور ردا آج کے اسپیشل لنچ کی تیاری کر رہے تھے کیوں کے کھانے پر آج ردا کی خالہ انکا اکلوتا بیٹا اور نرگس نانی تشریف لا رہے تھے

"اف یار تنگ نہ کرو حیا ولید کے ساتھ میرج حال جا رہی ہے مجھے تو یہ بندہ ٹھیک نہیں لگ رہا"

www.novelsclubb.com

اہ اللہ کی بندی بس کردو ہم کیا کہ رہے ہیں اور تم ہمیں کیا سنا رہی ہو بند کرو اپنا یہ ناول اور آکر بریانی کا مسالہ تیار کرو"

مناہل نے بڑی بہن ہونے کے ناتے ذرا سا رعب جمایا

"اٹھ رہی ہوں ڈانٹو تو نہیں "حمنہ مونھ بنا کر اٹھ کھڑی ہوئی مگر ناول کو پھر بھی نہیں چھوڑا وہ یوں ہی ہر جگہ ناول ساتھ لے کر گھومتی تھی جوں ہی تھوڑا سا بھی موقع ملتا کھول کر پڑھنے لگ جاتی

اسلام و علیکم مس زویا"

وہ کلاس کی طرف جا ہی رہی تھی کے سامنے سے اتے پروفیسر طلال نے اسے روک لیا

مجبوراً اسے بھی رکنا پڑا

"و علیکم اسلام"

کیسی ہیں اپ"

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہوں, اگر آپکو کوئی اہم کام نہیں ہے تو معذرت چاہوں گی مجھے کلاس کے لئے دیر ہو رہی ہے اس نے طلال کو دوبارہ مونھ کھولتے دیکھا تو جلدی سے کہہ دیا

طلال مسکرا دیا

" چلیں کوئی بات نہیں اپ پہلے کلاس لے آئیں پھر ہم فرست سے بات کریں گے "

وہ سر ہلا کر آگے چل دی

ہنہ! فرست میں بات کرتی ہے میری جوتی

اسے یہ شخص اک نمبر کا لفنگا اور دل پھینک سا لگتا تھا

www.novelsclubb.com

آج گھر پر خالہ لوگوں کی دعوت تھی اسی لئے اسے جلدی گھر پہنچنا تھا مگر جب پارکنگ میں آ کر دیکھا تو گاڑی کا اک ٹائر پنکچر تھا

"اف یہ کیا ہو گیا اب "اس نے اک پریشان نظر گاڑی کے ٹائر پر ڈالی اور اک نظر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر جو کے ایک بجا رہی تھی

"اف اب اگر لیٹ ہو گئی تو سب کو لگے گا کے میں خالہ لوگوں سے ملنا ہی نہیں چاہتی تھی ہنہ سب کو لگے نہ لگے اسے ضرور لگے گا کے میں اس سے ڈر رہی ہوں"

اس نے مدد کے لئے ادھر ادھر دیکھا سامنے سے پروفیسر طلال اتے نظر ہے

واہ جی انہی کی تو کمی تھی اس نے مونھ ہی دوسری طرف کر لیا

مگر طلال صاحب اسے دیکھ چکے تھے اسی لئے جھٹ سے اسکے پاس پہنچ گئے

"کیا ہوا مس زویا کوئی پریشانی"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا مجبوراً زویا کو بھی بتانا پڑا

"ارے اپ پریشان نہ ہوں میں ہوں نہ میں آپکو آپکے گھر ڈراپ کر دیتا ہوں"

نہیں شکریہ میں خود چلی جاؤں گی اس نے لہجے کو ذرا سخت کر کے کہا

اپ تکلف میں مت پڑیے میں نے کہا نہ میں چھوڑ دیتا ہوں"

اف کیا مصیبت ہے یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا ہے اس نے بے بسی سے سوچا

"میڈم زویا آنی پرابلم"

زویا نے حیرت سے مڑ کر دیکھا تو سامنے ارحم چہرے پر سنجید گی لئے کھڑا تھا

اس نے صبح بھی پروفیسر طلال کو زویا سے بات کرتے دیکھا تھا اور اب بھی وہ زویا سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا اسی لئے وہ خود کو روک نہیں پایا اور اب اس کے سامنے کھڑا تھا اس بات کی پرواہ کے بغیر کے وہ اسکی مدد قبول کرتی بھی ہے کے نہیں

زویا نے اک نظر مڑ کر پروفیسر طلال کو دیکھا جو غصے سے ارحم کو دیکھ رہے تھے

یہ میرے جاننے والے ہیں میں انہی کے ساتھ چلی جاؤں گی آپکی آفر کا شکریہ

"چلیں اس نے ارحم کی طرف دیکھا جو خود بھی حیران کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

مگر خود پر قابو پا کر اس کے اگے چل پڑا۔۔

اپ کوئی بھی خوش فہمی مت پال لینا میں صرف پروفیسر طلال کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی تھی اسی لئے اپ کی مدد قبول کی" اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے جتانا ضروری سمجھا"

لیکن ارحم نے کوئی بھی جواب دے بغیر خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کر دی

"سمجھتا کیا ہے خود کو جیسے میں تو بات کرنے کے لئے مر رہی ہوں نا, ہنہ نہیں کرنی بات تو نہ کرے میری تو جوتی کو بھی پرواہ نہیں"

پورا راستہ یونہی خاموشی سے کٹ گیا دونوں میں سے کسی نے بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی

www.novelsclubb.com

ارحم نے گاڑی کو زویا کے گھر کے سامنے آ کر بریک لگائی

وہ بغیر کچھ کہے گاڑی سے اتر گئی

مگر پھر خیال انے پر رکی

"اپ اندر نہیں آئیں گے ؟

نہیں میں بعد میں امی کو لے کر ہی آؤں گا"

جیسے آپکی مرضی "وہ اندر کی طرف بڑھ گئی

ارحم مسکرا دیا

"شکر ہے اپ پر تو آئی"

Mukamal novel k liye

www.novelsclubb.com

Peyar marta nai khamosh ho jata page par

کھانا تو سارا تیار ہو گیا ہے اب چل کر کپڑے تبدیل کر لیتے ہیں "ردا نے دوپٹے کے پلو سے ہاتھ پونچھتے ہووے کہا"

ہاں تم جاؤ میں بس ذرا یہ کسٹرڈ فرج میں رکھ کراتی ہوں" مناہل نے کسٹرڈ کے تہ پر نفاست سے جیلی سجاتے ہووے کہا"

اچھا ٹھیک ہے ردا اپنے کمرے میں چلی گئ

حمنہ کو ناول پڑھنے کی جلدی تھی اسی لئے وہ ان دونوں سے پہلے ہی اپنا سارا کام جلدی جلدی نپٹا کر جا چکی تھی

وہ بھی کسٹرڈ فرج میں رکھ کر کچن سے باہر نکل ہی رہی تھی کے سامنے سے اتے افہام سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

"دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا"

وہ میں تو بس...اس سے اگے اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا افہام کی خود پر جمی نظریں اسکا اعتماد ڈگمگا رہی تھی

"اچھا اب میں تو میں تو کر نا مت شروع ہو جانا یہ بتاؤ ردا کہاں ہے"

"وہ اپنے کمرے میں ہے گئی ہے آپکو کچھ کام تھا"

ہاں اسے کہو چائے بنا کر میرے کمرے میں دے جائے وہ کہہ کر واپس جانے ہی لگا تھا کے مناہل کی زبان پھسلی "میں بنا دوں

وہ چہرے پر سنجیدگی مگر آنکھوں میں شرارت لئے پلٹا

"کیا کہا تم نے میں نے سنا نہیں"

وہ چائے... چائے میں بنا دوں آپکے لئے"

اب اتنے پیار سے پوچھ رہی ہو تو منع تو نہیں کروں گا بنا کر دے جانا" وہ کہہ کر چلا گیا مگر مناہل پر گھڑوں پانی پڑ گیا

www.novelsclubb.com

اف یہ کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں کہ میں انکو اپنے ہاتھ سے چائے پلانے کے لئے مری جا رہی تھی حد ہے مناہل کبھی تو عقل سے کام لے لئے کر وہ وہ

مجھے اتنا نخرہ دکھاتے ہیں اور میں ان کے سامنے بچھ جاتی ہوں چائے بنانے کے ساتھ ساتھ وہ خود کو لعن تان بھی کرتی رہی

امی اپ کو انہیں یوں دعوت پر نہیں بولانا چاہیے تھا اس نے میری بہن کے رشتے سے انکار کر کے ہماری بیزتی کی تھی اور اپ لوگ ہیں کے انکو گھر بولا کر انکی عزت کر رہے ہیں" افہام کی غصیلی آواز نے مناہل کو کمرے کے باہر ہی رکنے پر مجبور کر دیا

"تمیز سے بات کرو افہام مت بھولو کے تم اپنی خالہ اور خالہ زاد کے بارے میں بات کر رہے ہو"

انہیں بھی تو رشتوں کا لحاظ کرنا چاہیے تھا"

بیٹا شادی بیاہ کے معملات میں زبردستی نہیں ہوتی"

www.novelsclubb.com

جو بھی ہے بس مجھے اس شخص کی شکل تک نہیں دیکھنی"

ٹھیک ہے تو نہ دیکھو یہیں اپنے کمرے میں بیٹھے رہو مگر میں اتنی سی بات کے لئے اپنی بہن کو گھر انے سے نہیں روکنے والی نہ ہی اس سے رشتہ ختم کرنے والی ہوں سمجھے

وہ غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے باہر آگیں مگر مناہل کو کمرے کے باہر پریشان کھڑا دیکھ کر رک گیں

"اب کیا ہوگا چچی اگر انہوں نے غصے میں خالہ لوگوں سے کچھ کہہ دیا تو"

تم تو اسے جانتی ہو بیٹا ہمیشہ سے ہی غصے کا تیز رہا ہے مگر دل کا برا نہیں ہے مجھے یقین ہے کے کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرے گا تم بے فکر ہو جاؤ وہ اسکا چہرہ تھپتھپا کر چلی گیں

مناہل نے بھی کچھ گھبراتے ہووے اسکے کمرے کے دروازے پر دستک دے کر اندر چلی آئی

افہام کھڑکی کے پاس کھڑا باہر لان کی طرف متوجہ تھا

مناہل نے چائے میز پر رکھ دی

"وہ مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی"

افہام کھڑکی کے پاس سے ہٹ آیا اور صوفے پر آکر بیٹھ گیا

ہاں بولو میں سن رہا ہوں "اس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہووے کہا"

کیا آپ خالہ لوگوں کو معاف نہیں کر سکتے "اس کے لہجے میں التجا تھی

www.novelsclubb.com

نہیں! مگر مقابل کے لہجے میں سختی تھی

مناہل اک پل کو چپ ہو گئی

اس کو چپ کھڑا دیکھ افہام پھر بول پڑا کچھ اور بھی کہنا ہے تمھیں؟"

یہ ں حائل نے شرمندگی سے نفی میں سر ہلایا

"تو کھڑی کیوں ہو جاؤ" افہام کے غصے سے کہنے پر وہ بس اک شکایتی نظر اس پر ڈال کر وہاں سے پلٹ آئی

جب بھی وہ بہت اداس ہوتی سیدھا دادی کے پاس چلی اتی تھی اب بھی وہ افہام کے کمرے سے نکل کے دادی کے پاس آگئی

دادی بیڈ پر لیٹی تسبیح پڑھ رہی تھیں وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی

وہ اس کی شکل دیکھ کر ہی جان گیں کے افہام نے ہی کچھ کہا ہو گا

اب کیا کیا اس نے "انہوں نے مسکراتے ہووے پوچھا"

دادی انہوں نے مجھے ڈانٹ کر اپنے کمرے سے نکال دیا جیسے میری تو کوئی عزت

ہے ہی نہیں"

"تو بیٹا تم نے ہی کوئی الٹی سیدھی بات کہہ دی ہو گی"""

داااادی!!!!اس نے احتجاج کیا

"اچھا تو پھر کیوں ڈانٹا اس نے میری گڑیا کو"

دادی میں نے صرف انہیں خالہ لوگوں کو معاف کرنے کے لئے کہا مگر انہوں نے

اس بات کو نہ بھولنے کی قسم کھالی ہے اسی لئے مجھے بھی ڈانٹ کر نکال دیا"

اب کی بار دادی بھی گہری سوچ میں پڑ گیں

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے انکے پاس سے اٹھ ای

مناہل نے اپنے کمرے میں جانے کے لئے ابھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کے حمنہ نے زویا کے کمرے کے دروازے سے گردن نکال کر اسے اندر انے کا اشارہ کیا اور جھٹ سے اندر غائب ہو گئ

مناہل بھی اندر کی طرف لپکی کیوں کے جانتی تھی کے زویا کا کمرہ انکا میٹنگ روم تھا اور اب بھی یقیناً کوئی اہم میٹنگ چل رہی ہو گی

مناہل اندر آئی تو ان تینوں کو پہلے سے ہی بیڈ پر آلتی پالتی مار کر سر جوڑے بیٹھ کر چلائی

"خبردار جو میرے بغیر میٹنگ شروع کی رکو مجھے بھی انے دو"

اس نے جھٹ سے اپنے پیروں کو جوتوں سے آزاد کیا اور بیڈ پر انکے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

ہاں اب بتاؤ"

زویا نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر بولنا شروع کیا

"اچھا تو سنو میری یونیورسٹی میں اک پروفیسر ہے... باقی کی بات اس کے مونھ میں رہ گئی

کیوں کے انکے سوالات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

"نام کیا ہے اسکا" مناہل نے جھٹ پوچھا

نام کا اچار ڈالنا ہے کیا یہ بتاؤ ہینڈسم ہے کے نہیں" حمنہ کو اپنا سوال زیادہ اہم لگا"

اور ردا کو یہ دونوں سوال فضول۔"زویا تم ارحم کو بھول گئی کیا"

اف اتنے سوال تو میری کلاس میں بیٹھے سٹوڈنٹ نہیں کرتے جتنے تم لوگ کر رہی ہو"

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا اب زیادہ استانی نہ بنو سیدھی طرح بتاؤ" ردا نے جھاڑا

"زویا بھی سنجیدہ ہو گئی "نہیں یار ارحم کو میں کبھی نہیں بھول سکتی

"ارحم سے پہلے تمھیں کرس پائن پسند تھا مگر تم اسے تو بھول گئی تھی ارحم کو بھی بھول ہی جاؤ گی حمنہ نے مونھ بنا کر کہا

ردا اور مناہل ہنس دی زویا نے البتہ اسے اک دھپ لگائی

اصل بات کی طرف آؤ نا مناہل نے انہیں موضوع سے ہٹتے دیکھ کر کہا

اچھا تو سنو زویا اک دفع پھر گویا ہوئی "پروفیسر طلال جو کے ہماری ہی یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے خوامخواہ مجھ سے فری ہونے کی کوشش کرتا ہے خیر آج میری گاڑی یونیورسٹی میں ہی پنکچر کھڑی تھی کے وہ میری مدد کرنے کے بہانے مجھ سے فری ہو رہا تھا پر تبھی ارحم پیچھے سے آیا اور مجھے گھر چھوڑنے کی آفر کی

"پھر"

تینوں متجسس تھیں

www.novelsclubb.com

"پھر کیا طلال کے ساتھ تو میں کبھی بھی نہ جاتی اسی لئے ارحم کی آفر قبول کر کے اس کے ساتھ آ گئی"

اچھا پھر اس نے کچھ کہا ردا نے پوچھا

مگر زویا کوئی جواب نہ دے سکی کیوں کے زرینہ بیگم نے خالہ لوگوں کے انے کی خبر دے کر ان سب کو جلدی سے باہر انے کا حکم دے دیا

لو آ گیا تمہارا ہینڈسم کزن مناہل نے اندر اتے ارحم کو دیکھ کر زویا کو چھیڑا لیکن زویا کوئی بھی توجہ دیے بغیر نانی اور خالہ سے ملنے کے لئے اگے بڑھی جو بھی تھا اسے اپنی پیاری سے نانی اور اکلوتی خالہ بہت عزیز تھیں

ارحم کو زویا کا اگنور کرنا خاصا محسوس ہوا اسے پچھلے سال کی بات یاد آ گئی جب وہ سات سال بعد ابو کی وفات کے بعد کراچی سے اسلام آباد آے تھے اور امی اسے خالہ اور ان کے گھر والوں سے ملوانے یہاں لے کر آی تھیں تب یہی زویا حسن اسے دیکھ کر کیسے مبہوت سی ہو گئی تھی اور پھر بعد میں بھی اسے متاثر کرنے کے لئے کیا کیا نہ کرتی تھی

"کہاں گم ہو بیٹا آؤ بیٹھو نہ زرینہ بیگم نے اسے دروازے پر ہی جمے پا کر کہا

وہ کچھ شرمندہ سا ہو کر اک نظر نانی سے باتوں میں مصروف زویا پر ڈال کے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا

میری بیٹی نانی کو تو بھول ہی گئی ہے اب اتی ہی نہیں ہے گھر یا کہیں یہ تیری کھوسٹ دادی تو نہیں منع کرتی تجھے" نرگس بیگم نے صوفے پر نگہت بیگم کے ساتھ بیٹھتے ہووے کہا

نگہت بیگم مسکرا دیں

زویا بھی نانی کے پاس صوفے پر آکر ٹک گئی اور ان کے گلے میں باہیں ڈال دی

"میری پیاری نانی اپ کو کیسے بھول سکتی ہوں بس آج کل نوکری شروع کر دی ہے
تو اسی لئے مصروف رہتی ہوں"

ارے کہاں شروع کر دی نوکری ہماری بیٹی نے "تابندہ بیگم نے حیرت سے پوچھا"

خالہ ارحم بھائی ہی کی یونیورسٹی میں تو پڑھاتی ہے زویا بلکہ ارحم کو بھی یہی پڑھاتی
ہے "ردا نے مزے سے بتایا"

ارحم اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گیا

سب کے چہروں پر حیرت تھی سوائے ان چاروں کے

تم نے بتایا نہیں کبھی ارحم "تابندہ بیگم نے بیٹے کو حیرت سے دیکھا"

ارحم شرمندہ سا مسکرا دیا اک پل کے لئے تو زویا اس کی ترچھی مسکراہٹ میں گُم ہو
گئی لیکن پھر جلدی سے خود کو سنبھالا

www.novelsclubb.com

یہ کیا بتائیں گے خالہ میں بتاتی ہوں نا" زویا نے تابندہ بیگم کو اپنی طرف متوجہ کیا"

جی تو سنیں نانی. خالہ اس نے باری باری ان دونوں کی طرف دیکھا

اپکا لاڈلے ارحم روز مجھ سے ڈانٹ سنتا ہے پڑھائی کی طرف تو توجہ ہی نہیں نہ دیتے

اکثر تو کلاس میں ہی نہیں اتے اور اگراتے ہیں تو لائٹ تشریف لاتے ہیں اس نے

خالص ٹیچر والا لہجہ اپنا کر کہا

ارحم کو لگا جیسے وہ میٹرک کا سٹوڈنٹ ہے اور گندے نمبر انے پر اسکی ٹیچر امی سے

شکایت لگا رہی ہیں

اسفند اور سعد جو ابھی اندر آے تھے زویا کی بات سن کر ہنس دیے

ارحم کو نہایت خفت محسوس ہوئی

تابندہ بیگم نے بیٹے کی ناگواری کو محسوس کر لیا اسی لئے اس کی حمایت میں بولیں"

اصل میں ارحم نے اپنے اک دوست کے ساتھ مل کر کاروبار شروع کیا تھا اب جب

www.novelsclubb.com

کے اللہ کے فضل سے کاروبار چل پڑا ہے تو ارحم نے سوچا پہلے تعلیم مکمل کر لے دونوں کام ساتھ ساتھ ہی کر رہا ہے اسی لئے کسی اک کام میں نا چاہتے ہووے بھی دیر سویر ہو ہی جاتی ہے ان کے لہجے میں بیٹے کے لئے مان تھا

وہ چاروں کچھ شرمندہ سی ہو گیں

"آپا افہام نظر نہیں آرہا کہاں ہے وہ"

اسے ذرا سا بخار ہے اپنے کمرے میں دوائی کھا کے سویا ہے "زرینہ بیگم کو نا چاہتے ہووے بھی جھوٹ بولنا پڑا"

اللہ اسے صحت دے سو نہ گیا ہوتا تو میں مل اتی چلو خیر میری طرف سے اسے پوچھ لینا"

زرینہ بیگم نے سر ہلا دیا

www.novelsclubb.com

لڑکیو جا کر کھانا لگاؤ بعد میں باتیں کر لینا نانی سے ان چاروں کو نانی کے گرد جمع دیکھ کر زرینہ بیگم نے ٹوکا وہ چاروں جلدی سے اٹھ کر کچن میں آگیں

ویسے زویا تم نے بتایا ہی نہیں کے ارحم پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہو گیا ہے" ردا نے کچن میں اتے ہی اسے چھیڑا"

ماشاللہ کہو لڑکی زویا نے بزرگانہ لہجہ اپنایا تو وہ تینوں ہنس دی

ویسے کم تو ہماری زویا بھی کسی سے نہیں ہے" مناہل نے پیاری سی زویا کو دیکھ کر کہا"

زویا شرما گئی

"اچھا اب جلدی کھانا لگائیں نا سب انتظار کر رہے ہیں"

حمنہ نے اصل کام کی طرف انکی توجہ دلوائی وہ سب بھی جلدی جلدی ٹیبل پر کھانا لگانے میں مصروف ہو گیں

www.novelsclubb.com

لگ گیا کھانا؟تائی امی نے ڈائننگ روم میں آکر پوچھا

جی امی لگ گیا ہے میں ابھی بولانے آہی رہی تھی مناہل نے کہا

اچھا کوئی بات نہیں ردا بیٹا افہام کو بھی کھانا دے کر آؤ اب بیچارہ بچہ بھوکا تو نہیں بیٹھا رہے گا نہ

ردا نے سر ہلا دیا مقدس بیگم سب کو کھانے کے لئے بولانے چلی گئیں

ردا نے جلدی سے افہام کا کھانا ٹرے میں سجا کر مناہل کے ہاتھ میں پکڑا دیا

"جاؤ تم دے آؤ بھائی کو کھانا"

ارے میں کیوں مناہل نے ٹرے دوبارہ اسکے ہاتھ میں تھما دیا

"پیاری بھابی میرے بھائی کو یقیناً آپکے ہاتھوں سے کھانا زیادہ لذیذ لگے گا"

ردا نے شرارت سے کہہ کر ٹرے دوبارہ اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا

مجبوراًاًسے کھانا لے کر افہام کے کمرے میں جانا پڑا لیکن ابھی وہ پچھلی عزت افزائی بھولی نہیں تھی

سب کے ڈائننگ روم میں انے کے بعد زویا حمنہ کو لے کر اک دفع پھر کچن میں آ گئ

"کیا ہے یار مجھے بھوک لگی ہے اس سے پہلے کہ سب کھانا ختم ہو جائے مجھے جانے دو"

حمنہ نے کچھ اس طرح التجا کی کے زویا کو ہنستے ہووے اسے جانے کی اجازت دینا پڑی

اچھا سنو رداسہ رہی تھی کے وہ کسٹرڈ ٹیبل پر رکھنا بھول گئی ہے وہ باہر لیتی آنا" وہ مزے سے کہتی باہر چلی گئ"

اف کیا مصیبت ہے زویا جھنجلا گئ

اب مجبوراً اُسے باہر جا کر دوبارہ ارحم کا سامنا کرنا تھا کتنا مشکل تھا ایسے شخص کو سامنے ہوتے ہووے بھی اگنور کرنا جس کے خیال ہر پل آپکے ساتھ رہتے ہوں مگر اسے اپنی انا بھی تو بہت عزیز تھی

افہام کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وہ بیڈ پر آنکھوں پر ہاتھ دیے لیٹا ہوا تھا

مناہل نے کچھ گھبرا کر اسکے کمرے کے دروازے پر دستک دی اس نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر دیکھا اور مناہل کو سامنے پا کر اٹھ کر بیٹھ گیا

وہ مجھے امی نے آپکو کھانا دینے بھیجا تھا آکر کھالیں "اس نے ٹرے صوفے کے سامنے پڑی میز پر رکھ کر کہا اور جانے کے لئے مڑی

"سنو"

"جی وہ فوراًاس امید پے مڑی کے شائد افہام اس سے اپنے سخت لہجے پر معافی مانگے گا

خالہ لوگ آ گئے ؟"

جی آ گئے ہیں "اس کے دل کی کلی اسکے چہرے کی طرح مرجھا گئی

"اور وہ ارحم بھی آیا ہی ہو گا"

جی وہ بھی آے ہیں"

کسی نے میرا پوچھا؟"

جی خالہ اور نانی دونوں بار بار اپکا پوچھ رہی تھیں پر چچی نے کہہ دیا ہے کے آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اپ سو رہے ہیں اب اپ سکوں سے کھانا کھالیں وہ ذرا تیز لہجے میں کہتی واپس جانے لگی پر افہام نے اک دفع پھر اسے پکار لیا

"جی! اسکے چہرے پر ہلکی ہلکی غصے کی لالی تھی

www.novelsclubb.com

افہام کو اس پل اسکا چہرہ اور بھی دلکش لگا

ناراض ہو؟"

نہیں اپ تو اتنی میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں اپ سے بھلا کوئی کیسے ناراض ہو سکتا ہے"

افہام مسکرا دیا

اف اسکے ہونٹوں پرانے والی اسکی وہ کبھی کبھی کی مسکراہٹ مناہل کے دل کی دنیا روشن کر دیتی تھی اب بھی وہ اک پل میں ہی ساری ناراضگی مٹا بیٹھی تھی

"اب کیا معافی بھی مانگوں" افہام نے اسکے چہرے پر بکھرتے رنگ دیکھ کر پیار سے پوچھا

www.novelsclubb.com

مناہل شرما کر نفی میں سر ہلاتی وہاں سے نکل آی

--

"ارے نہیں اب تو زویا بڑی سمجھدار ہو گئی ہے بلکہ گھر کے سارے کام بھی سیکھ لئے ہیں"

وہ ہاتھ میں کسٹرڈ کا باؤل لئے ڈائننگ روم میں داخل ہوئی تو دادی کو نانی اور خالہ اور خاص طور پر ارحم کے سامنے اپنی تعریف کرتا سن کر اسکی گردن اپ ہی اپ غرور سے ذرا تن گئی مگر وہ کہتے ہیں نہ کے غرور کا سر نیچا ابھی اس نے دوسرا قدم اٹھایا ہی تھا کے اسکا بڑا سا شیفون کا دوپٹہ اسکے پاؤں میں ایسا الجھا کے پروفیسر زویا حسن کو سامنے بیٹھے ارحم کی کرسی کا سہارا لینا پڑا جب کہ بیچارہ کسٹرڈ کا باؤل فرش پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

سب نے حیرت سے پہلے فرش پر بکھرے کسٹرڈ کو اور پھر زویا کو دیکھا جو شرمندگی سے سر جھکائے کھڑی تھی

اس کے بعد کئی قہقہے ڈائننگ روم میں گونجے اسفند سعد اور ارحم تک تو ٹھیک تھا مگر اسکی اپنی ٹیم اس پر ہنس رہی تھی زویا کا دل چاہا کے ان سب کو غدار قرار دے کر پھانسی کے تخت پر چڑھا دے

اسے بیچاری دادی کے لئے بھی دکھ محسوس ہوا جو اسکی وجہ سے شرمندہ سی بیٹھی تھیں

"دادی میں نے جان کے نہیں گرایا پتا نہیں کیسے غلطی سے ہو گیا اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے دادی کو دیکھ کر کہا

"اور نانی دادی سہی کہہ رہی تھیں میں اب سمجھدار ہو گئی ہوں میں نے گھر کے سارے کام بھی سیکھ لئے ہیں" اب کی بار اس نے نانی کو دیکھ کر کہا

نانی نے اٹھ کر پیار سے اسے اپنی باہوں میں لے لیا مجھے پتا ہے میری بیٹی بڑی سمجھدار ہے غلطی کا کیا ہے وہ تو سب سے ہو جاتی ہے تم فکر نہ کرو آؤ ہمارے ساتھ

www.novelsclubb.com

بیٹھ کر کھانا کھاؤ" انہوں نے اسے اپنی جگہ پر ارحم کے ساتھ بیٹھا دیا اور خود دوسری کرسی پر جا کر بیٹھ گیں

کھانا اک دفع پھر شروع ہو گیا سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے

"ویسے کمال کی بات ہے نہ کہ پروفیسر زویا حسن سے اک باؤل نہیں سمبھلتا پتا نہیں پوری کلاس کیسے سنبھالتی ہیں ارحم نے آہستہ سے کہا زویا نے غصے سے اسے گھور کر دیکھا

اس کے چہرے پر صاف لکھا تھا کے ارحم صاحب آپ کو تو میں کل کلاس میں بتاؤں گی

اسی لئے ارحم خاموشی سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا

ارحم تو نے نوٹ کیا بڑے دنوں سے سمیرا نہیں آرہی انس نے لیکچر کاپی پر اتارتے ہووے کہا

شکر ہے نہیں آرہی ناک میں دم کیا ہوا تھا اس نے" ارحم جوزویا کا لیکچر غور سے سن رہا تھا سمیرا کے ذکر پر بیزاری سے بولا

اب ایسا تو نہ کہہ مجھے تو لگتا ہے بیچاری سچ میں تجھ سے محبت کر بیٹھی ہے".

"تو یہ اسکا مسلہ ہے میں کیا کر سکتا ہوں اس میں اور ویسے بھی وہ مجھے کسی شریف گھر کی لڑکی ہر گز نہیں لگتی تھی حلیہ دیکھا تھا کبھی تم نے اسکا"

جو بھی ہو خوبصورت تو بہت تھی تمہارے ساتھ خوب جچتی انس نے عورتوں کا سا لہجہ اپنایا

ارحم مسکرا دیا

"بیشک خوبصورت ہو پر وہ میرے معیار پر پوری نہیں اترتی"

میرا خیال ہے تو نے کنوارہ ہی رہ جانا ہے انس نے تاسف سے کہا

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے میں جلد شادی کروں گا"

کیا! انس اسکے مونھ سے ایسی بات سن کر شیخ پڑا اس بات کا لحاظ کیئے بغیر کے وہ کلاس میں بیٹھا ہے

کیا پرابلم ہے انس زویا نے لیکچر روک کر سختی سے پوچھا

میڈم مجھے لگتا ہے میرے دوست کی طبیعت خراب ہے اس نے اک نظر ارحم کو دیکھ کر کہا

ارحم کا دل چاہا انس کو اٹھا کر بلکہ لات مار کر کلاس سے باہر پھینک دے جو یقیناً اب کوئی فضول بکواس ہی کرنے والا تھا

اگر آپکی طبیعت زیادہ خراب ہے تو اپ لیکچر اٹنڈ نہ کریں زویا نے ذرا نرمی سے کہا

نو میڈم ای ایم فائن"

جیسے آپکی مرضی اور انس اب ڈسٹربنس نہیں ہونی چاہئے"

جی میڈم"

تو باہر نکل ذرا اب .ارحم دبے دبے لہجے میں دھڑا

انس مسکرا دیا

یار اب بتا بھی کس سے شادی کرے گا اور کب کرے گا؟انس سارا دن اسی بات کو لے کر اسکا دماغ کھاتا رہا اور اب پارکنگ میں بھی اک دفع پھر وہی بات لے کر کھڑا ہو گیا

چپ چاپ بائیک سائیڈ پر کر مجھے گاڑی نکالنی ہے"

"نہیں پہلے تو بتا" وہ بھی اڑ کر کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

"مس زویا مجھے اپ سے بات کرنی ہے"

تبھی گاڑی کے دوسری طرف سے پروفیسر طلال کی آواز ائی

جی کہئے میں سن رہی ہوں یقیناً یہ زویا کی آواز تھی

ارحم اور انس لاشعوری طور انکی طرف متوجہ تھے

"کیا یہ بہتر نہیں کے ہم کہیں بیٹھ کر بات کریں"

آپکو جو کہنا ہے یہیں کہہ دیں اور پلیز ذرا جلدی میں لیٹ ہو رہی ہوں اسکی بیزار سے آواز ائی

زویا مجھے لگتا ہے کے میں اپ سے محبت کرنے لگا ہوں"

ارحم نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی انس اسکی طرف متوجہ نہیں تھا ورنہ اس سے غصے کی وجہ ضرور پوچھتا

"محبت اپکا مسلہ ہے میں کیا کر سکتی ہوں" زویا کی پر سکون آواز اسے تسلی دے گئ

www.novelsclubb.com

زویا پلیز ایسا نہ کہو میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے"

ارحم نے بمشکل خود کو قابو کیا

وہ طلال سے جھگڑ کر زویا کا تماشا نہیں بنوانا چاہتا تھا

"مسٹر طلال یہ سچی محبتوں کا اظہار یوں سرے راہ نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اگر اپکا دعوا ہے کے اپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں تو میرا مشورہ یہ ہے کے اپ میرے گھر والوں سے بات کریں جو انکی مرضی ہو گی وہی میرا فیصلہ ہو گا"

ارحم کو خود پر قابو پانا مشکل ہو گیا وہ انس کو نظر انداز کر کے زویا کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا

"مس زویا اگر آپکو فرست مل گئی ہو اور آپکی باتیں ختم ہو گئیں ہو تو میرے ساتھ چلیں"

زویا یوں اچانک اسے گاڑی کی دوسری طرف سے نکلتا دیکھ کر جان گئی کہ وہ ساری باتیں سن چکا ہے اسکا دل ارحم کے تیور دیکھ کر کانپ سا گیا

طلال کو ارحم کی مداخلت خاصی ناگوار گزری لیکن خود پر قابو پا لیا

www.novelsclubb.com

Peyar marta nai khamosh ho jata ha page pe mukamal paren

ٹھیک ہے مس زویا تو کل ملاقات ہو گی اللہ حافظ "

زویا نے محض سر ہلا دیا

چل کر میری گاڑی میں بیٹھو ارحم نے دبے دبے غصے سے کہا

میرے پاس گاڑی ہے وہ منمنائی

انس تم میری گاڑی میرے گھر پہنچا دینا انس جو اس ساری کروائی پر حیران کھڑا تھا

کچھ نہ سمجھتے ہووے اس سے چابی لے کر چلا گیا

www.novelsclubb.com

بیٹھو اس نے زویا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود دوسری طرف سے آکر بیٹھ گیا گاڑی کا

دروازہ اس نے اتنی زور سے بند کیا کے زویا کو پوری گاڑی لرزتی ہوئی محسوس ہوئی

پورا راستہ وہ اس کے کچھ بولنے کی منتظر رہی پر ارحم نے لب نہ کھولے

تیز ڈرائیونگ کرتے ہووے اس نے گاڑی زویا کے گھر کے سامنے آکر روک دی

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی

زویا کی اسکے چہرے کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی پر اسکی نظریں ارحم

کے ہاتھوں پر ضرور ٹک گئیں جو سٹیر نگ پر اتنی مضبوطی سے جمے تھے کے اس کی

رگیں باہر کو نکل کر واضع ہو رہی تھیں

زویا نے ان سے نظریں چرالیں اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل ائی پر جب

واپس جانے کے لئے قدم بڑھائے تو ارحم نے پکار لیا

طلال کے گھر والے اگر آئیں تو انہیں منع کر دینا ارحم نے یہ کہہ کر گاڑی اگے بڑھا دی

وہ جو اس بات کی امید لگے بیٹھی تھی کے شائد ارحم اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے

گا یا پھر ڈانٹے گا کے طلال کو گھر کیوں بولا یا اسکے مونھ سے یہ بات سن کر دل

مسوس کے رہ گئی

اک دفع پھر زویا کے کمرے میں اہم میٹنگ جاری تھی ان تینوں نے مل کر زویا کو طلال کو گھر بلانے پر خوب ڈانٹا

یار میں نے سوچا کے اگر میں نے اسے منع کیا تو شائد وہ نہ مانے اسی لئے میں نے اسے گھر والوں سے پوچھنے کے لئے کہا کہ اگر گھر والے منع کریں گے تو بات ہی ختم ہو جائے گی زویا نے اپنا خیال بیان کیا جسے کسی نے بھی پسند نہ کیا

"اور زویا صاحبہ اگر گھر والوں کو اس رشتے پر اعتراض نہ ہوا تو پھر کیا کریں گی اپ، ارحم کو بھول جائیں گی؟ مناہل نے طنزیہ پوچھا

زویا کا دل اک لمحے کے لئے دھڑکنا بھول گیا یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کے گھر والے ہاں بھی کر سکتے ہیں"

www.novelsclubb.com

سوچنے کا کام دماغ کرتا ہے لیکن تمہارے پاس چونکے یہ سہولت ہے ہی نہیں اسی لیے تمہارا کوئی قصور نہیں میری جان" ردا نے بھی طنز کیا

"ہاں ہاں اب تم ہی رہ گئی ہو تم بھی اک عدد طنز کا تیر برسا کر قصر پوری کر دو" اس نے کچھ کہنے کے لئے مونھ کھولتی حمنہ کو پہلے ہی ٹوک دیا

میں تو یہ کہنے والی تھی کے جو ہو گیا سو ہو گیا اب اگے کی سوچو کہ کس طرح تمہاری مدد کرنی ہے لیکن مجھے معاف کر دو میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں حمنہ نے اک اک لفظ چبا کر کہا تم لوگ ٹھیک کہہ رہی تھی اس کے پاس واقعی دماغ نام کی شے موجود نہیں ہے

مناہل اور ردا ہنس دی اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر ارحم نے ساری باتیں سن لی تھیں تو اس نے کچھ کہا نہیں تمھیں یا طلال میں سے کسی کو؟ ردا نے اہم سوال اٹھایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تو بہت غصے میں لگ رہا تھا مجھے لگا خوب ڈانٹے گا پر اس نے ذرا سا بھی نہیں ڈانٹا بس مجھے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا اور چپ چاپ ڈرائیو کرتا رہا لیکن گھر کے باہر جب میں گاڑی سے اتری تھی اس نے کہا کے میں طلال کے رشتے سے منع کر دوں"

ہاؤ رومانٹک حمنہ کو یہ بات خاصی پسند ائی"

کیا خاک رومانٹک تم نے پوچھا نہیں کیوں انکار کروں رشتے سے ؟ ردا کو غصہ آ رہا تھا

نہیں وہ کہہ کر چلا گیا تھا"

ہنہ نخرے تو دیکھو ذرا، خود تو تمہارا رشتہ لینے سے انکار کر دیا اب جب کوئی دوسرا تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تو مسلہ ہو رہا ہے اسے "ہمیشہ کی طرح ردا کو جلد ہی غصہ آ گیا

www.novelsclubb.com

"حوصلہ کرو یار وہ اس سے پیار کرتا ہے تبھی تو اسے منع کر رہا تھا ورنہ اسے کیا زویا کسی سے بھی شادی کرے" مناہل نے ردا کو ٹھنڈا کرنا چاہا اور ساتھ ہی ساتھ زویا کو بھی تسلی دی

پیار کرتا ہوتا تو کبھی محبت کا اظہار تو کرتا چلو مان لیتے ہیں کے اظہار نہیں کرنا چاہتا مگر زویا سے شادی کا اسکے پاس جو گلوڈن چانس تھا وہ بھی تو اس نے خود رشتے سے انکار کر کے گنوا دیا ردا کی باتیں زویا کو کڑوی ضرور لگی مگر ساتھ ہی ساتھ سچ بھی لگ رہی تھیں

چپ چپ کھڑے ہو ضرور کوئی بات ہے" صابر اسکے افس روم میں کسی کام سے آیا لیکن اسے کسی گہری سوچ میں کھڑکی کے پاس کھڑا دیکھ کر گنگنانے لگا

ارحم اسے سامنے پا کر کھڑکی سے پاس سے ہٹ کر اپنی چیئر پر آ کر بیٹھ گیا

اب بتا بھی کیا بات ہے؟ صابر بھی اسکے سامنے پڑی کرسی پر آکر بیٹھ گیا

یار میں کیا کروں اس کا وہ اتنی بیوقوف ہے کے کیا بتاؤں "اسکے پوچھنے کی دیر تھی

کے وہ پھٹ پڑا

کون؟ زویا؟

ہاں اور کون ہو سکتی ہے "

اب کیا کیا اس نے؟ ارحم نے اک گہری سانس بھر کر اسے ساری بات کہ سنائی

یار میرا خیال ہے غلطی تیری ہے نہ تو تو نے کبھی زویا سے محبت کا اظہار کیا اور اوپر

سے اس سے شادی سے بھی انکار کر دیا اب وہ بیچاری تمہارے انتظار میں تو نہیں نہ

بیٹھ سکتی ساری زندگی"

لیکن وہ تو مجھ سے محبت کرتی ہے نا اقرار بھی کر چکی ہے پھر اس طلال کو اجازت

دینے کی کیا ضرورت تھی"

تو طلال کو بھول جا اپنی غلطی پر دھیان دے تو نے زویا سے شادی سے انکار اپنی خراب معاشی حالت کی وجہ سے کیا تھا جبکہ تو بھی اس سے محبت کرنے لگا تھا پر تجھے کم از کم اسے انکار کی وجہ ضرور بتانی چاہیے تھی تاکہ اگر وہ تیرا انتظار کرنا چاہتی تو اسکے پاس کوئی وجہ کوئی امید تو ہوتی اب وہ کس امید پر تیرا انتظار کرے نہ تو اسے یہ پتا ہے کے تو اس سے محبت کرتا ہے اور نہ یہ پتا ہے کے تو نے اس سے شادی سے انکار کیوں کیا"

اچھا ٹھیک ہے مان لیا کے میری غلطی ہے پر اب کیا کروں؟

کرنا کیا ہے بس اسکے گھر رشتہ بھیج دے" اس نے جھٹ مشورہ دیا

پر اگر محترمہ نے بدلہ لینے کی خاطر انکار کر دیا تو"

تو تیری قسمت صابر لاپرواہی سے کہہ کر اٹھ گیا

جب کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

امی مجھے اپ دونوں سے کچھ بات کرنی ہے تابندہ بیگم اور نرگس نانی اس وقت شام کی چائے پی رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ ہلکی پھلکی باتیں بھی جاجاری تھیں جب وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا

ہاں بولو نہ بیٹا"

امی میں شادی کے لئے تیار ہوں اس نے اک ہی سانس میں کہہ ڈالا

تابندہ بیگم اور نانی دونوں حیران تھی کے اچانک سے کیسے مان گیا

"کیا میرے بیٹے کو کوئی لڑکی پسند آ گئی ہے؟تابندہ بیگم حیرت کے جھٹکے سے سنبھلی تو خوش دلی سے پوچھا

ارحم نے مسکرا کر سر ہلایا

www.novelsclubb.com

تابندہ بیگم کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی کیا بات ہو سکتی تھی کے انکا بیٹا شادی کے لئے رضامند ہو گیا ہے

نانی البتہ تھوڑی سی پریشان تھیں کیوں کے وہ زویا کی ارحم میں دلچسپی سے اگاہ تھیں تبھی تو وہ رشتہ لے کر چلی گئیں تھی بغیر ارحم سے پوچھے انہیں زویا کے لئے دکھ محسوس ہوا

"بیٹا کون ہے وہ؟ کیا تمہارے ساتھ ہی پڑھتی ہے یا کہیں آفس میں تو کام نہیں کرتی" نانی نے تفتیشی لہجہ اپنایا

نہیں پیاری نانی ان دونوں کاموں سے بلکل ہٹ کر وہ مجھے پڑھاتی ہے"

ارحم کا اشارہ کس کی طرف تھا نانی اور تابندہ بیگم دونوں خوب سمجھ گئیں

دونوں کا دل خوشی سے جھوم اٹھا

"اپ دونوں کو کوئی اعترض تو نہیں نہ" ارحم ذرا گھبرا رہا تھا

ہمیں تو کوئی اعترض نہیں پر کہیں وہ لوگ پچھلی بار جو ہوا اس کی وجہ سے انکار نہ کر

دیں نانی نے خدشہ ظاہر کیا

جس نے ارحم اور تابندہ بیگم کو بھی فکر مند کر دیا

"لیکن تم لوگ فکر نہ کرو اگر زویا ہمارے ارحم کی قسمت میں لکھی ہے تو اسے ہی

ملے گی چاہے جو ہو جائے بحرال میں زرینہ سے بات کروں گی دیکھو پھر کیا ہوتا

ہے"

ارحم پریشان سے ہو کر اٹھ گیا

اماں ابھی فون ملا کر بات کر لیں اب مزید انتظار کیا کرنا"

اچھا ملا دو مجھے زرینہ کا نمبر کر لیتی ہوں بات"

تابندہ بیگم نے نمبر ملا کر انہیں فون پکڑا دیا

www.novelsclubb.com

امی انکی ہمت کیسے ہوئی زویا کے لئے دوبارہ رشتہ لانے کی افہام غصے سے ٹہل رہا تھا

اب ایسا بھی کوئی گناہ نہیں کر دیا انہوں نے رشتہ ہی تو مانگا ہے اور میرا خیال ہے اس رشتے میں کوئی برائی بھی نہیں "انہوں نے اسے سمجھانا چاہا

لیکن امی ارحم نے خود انکار کیا تھا وہ جھنجلایا

"وہ شرمندہ ہے تبھی تو دوبارہ رشتے کی بات کی ہے"

اب وقت نکل چکا میں اپنی بہن کی شادی ایسے کسی شخص سے نہیں کروں گا جو اسے ٹھکرا چکا ہے"

www.novelsclubb.com

اچھے رشتے بار بار نہیں ملتے افہام "انہوں نے اسے بیڈ پر اپنے پاس بٹھایا

"کیوں نہیں ملتے کیا کمی ہے میری بہن میں اور وہ جو کسی طلال کا رشتہ آیا ہے اس پر بھی تو سوچا جا سکتا ہے نا"

ہر گز نہیں جب گھر کا دیکھا بھالا لڑکا موجود ہے تو باہر کیوں کریں"

"گھر میں تو پھر اور بھی بہت سے لڑکے ہیں امی"

"کیا مطلب؟ کس کی بات کر رہے ہو" زرینہ بیگم ناسمجھی سے بولیں امی میرا خیال ہے زویا کے لئے اسفند ٹھیک رہے گا اس نے کچھ جھجکتے ہوا کہہ دیا

"پر بھابی نے تو کبھی مجھ سے اس قسم کی بات نہیں کی میرا خیال ہے انہوں نے کچھ اور سوچا ہے اسفند کے لئے"

جو بھی ہے اک دفع دادی سے بات کریں مجھے یقین ہے دادی تائی امی کو منا لیں گی"

زرینہ بیگم گہری سوچ میں گم ہو گئیں

---

www.novelsclubb.com

امی کیا کہا خالہ لوگوں نے ؟رات کو ارحم انکے کمرے میں آیا تابندہ بیگم بیٹے کی بے تابی دیکھ کر مسکرا دیں

بڑی جلدی ہے میرے بیٹے کو وہ جو انکے پاس بیڈ پر آکر بیٹھا تھا انکی گود میں سر رکھ لیا

پیاری امی اپ ہی تو کہتی تھی جلدی شادی کر لو اب جب میں جلدی کر رہا ہوں تو اپ دیر کر رہی ہو اس نے لاڈ سے کہا

اچھا بابا بس ہاں ہونے دو پھر دیکھنا اک مہینے میں ہی زویا کو تمہاری دلہن بنا کر لے آؤں گی"

سچی ! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ہاں میرے چاند سچی انہوں نے پیار سے اسکی ٹھوڑی ہلائی

ویسے اپ کو کیا لگتا ہے خالہ لوگ ہاں تو کر دیں گے نہ"

تمہاری خالہ اور خالو تو خوشی خوشی ہاں کر دیں گے بس مجھے افہام کی طرف سے فکر لگی ہوئی ہے ان کے چہرے پر پریشانی چھا گئی

امی مجھے اپکا وہ بھانجا بلکل پسند نہیں ہے ہر وقت غصے میں رہتا ہے اب دیکھنا جب وہ میرا سالا بنے گا نہ کیسے دبا کر رکھوں گا میں اسے "اس نے بظاھر سنجیدگی سے کہا مگر تابندہ بیگم اسکی سنجیدگی میں چھپی شرارت کو پا کر مسکرا دیں

"بڑا پیار ہے زویا کو اپنے بھائی سے کچھ کہ کے تو دیکھنا تم اسکو پھر بتائے گی تمھیں وہ"

اک دفع آ تو جائے پھر خوب دیکھ لیں گے اسے بھی اور اسکے اکڑو بھائی کو بھی

ارے بتانہ یار مس زویا تیری کیا لگتی ہیں"

وہ دونوں کوریڈور سے ہوتے ہووے کلاس کی طرف جا رہے تھے

تیری ہونے والی بھابی اس نے رک کر بتایا

کیا!!! دماغ ٹھیک ہے تیرا مس زویا اور تو...

ہاں یار تو ہی پوچھ رہا تھا کے میں کس سے شادی کروں گا تو سن لے میں زویا حسن سے شادی کروں گا"

پر کیسے ؟انس نا سمجھی سے بولا

وہ میری کزن بھی ہے"

کیا! اور تو نے کبھی بتایا بھی نہیں یعنی کے تم مجھے اپنا دوست سمجھتے ہی نہیں تبھی تو اتنی باتیں چھپا رکھی تھیں"

اچھا نہ یار اب ناراض تو نہ ہو"

www.novelsclubb.com

اب ناراض بھی نہ ہوں؟"

اچھا میرے یار ہو جا پر پلیز کلاس کی طرف چل دیر ہو رہی ہے"

دیر تو ہو گئی"

کیا مطلب ؟ارحم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

وہ دیکھ تیری دیوانی آرہی ہے اس نے سامنے سے اتی سمیرا کی طرف اشارہ کیا ارحم کا موڈ اسے دیکھتے ہی خراب ہو گیا وہ دونوں چلتے ہووے اسکے پاس سے گزر جانا چاہتے تھے مگر اس نے ارحم کو پکار لیا مجبوراً انہیں رکنا پڑا

ارحم مجھے اپ سے اکیلے بات کرنی ہے

ارحم ین بے بسی سے انس کو دیکھا مگر وہ کندھے اچکا کر کلاس کی طرف چل دیا

کیسے ہیں اپ ؟

آپکو کوئی ضروری بات کرنی تھی ؟اس نے بیزاری سے پوچھا

www.novelsclubb.com

میں اتنے دن نہیں آئی اپ نے مجھے مس کیا ؟اک اور بیزار کن سوال

مجھے اپ کے انے نہ انے سے کوئی فرق نہیں پڑتا مس" وہ غصے سے بولا

مگر سمیرا پر تو مانو کوئی اثر ہی نہیں ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپ تو پوچھیں گے نہیں کے میں اتنے دن کیوں نہیں آی خیر خود ہی بتا دیتی ہوں میرے لئے رشتہ آیا تھا اور میرے گھر والوں نے مجھ سے پوچھے بغیر تے بھی کر دیا مگر میں نے بڑی مشکل سے گھر والوں کو اس رشتے سے انکار کے لئے منایا"

تو یہ سب اپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں"

زویا جو لیٹ ہونے کی وجہ سے جلدی جلدی کلاس کی طرف جا رہی تھی ارحم کو کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھ اس کے قدم خود بخود آہستہ ہوتے چلے گی ئے

یہاں تک کے وہ ارحم کے بلکل پیچھے آ کھڑی ہوئی

مگر ارحم کی پشت اسکی طرف تھی اسی لئے وہ اسے دیکھ ہی نہ سکا

اس رشتے کے لئے انکار میں نے آپکی وجہ سے کیا ہے اب میں چاہتی ہوں کے اپ اپنے والدین کو میرے گھر میرے رشتے کے لئے بھیجیں" ارحم کا دماغ اس لڑکی کی بے شرمی پر گھوم گیا

www.novelsclubb.com

تمھیں شرم...

سامنے سے ہٹیں پلیز" وہ زویا کی آواز پر حیرانی سے مڑا

لیکن زویا بغیر اسکی طرف دیکھے جلدی سے کلاس کی طرف چلی گئ

وہ حیران کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا

"بتایں نہ کب بھیجیں گے اپ؟

بکواس بند کرو اس سے زیادہ اک لفظ نہیں سننا چاہتا تمہارے مونھ سے میں شرم نام کی چیز ہے کے نہیں تم میں؟ میں نے کب تم سے محبت کے دعوے کے ہیں جو رشتہ لاؤں تمہارے لئے"

لیکن میں تو محبت کرتی ہوں نہ اپ سے اسکی آواز میں غم اور غصہ شامل تھا

یہ تمہارا مسلہ ہے میں کچھ نہیں کر سکتا"

ارحم اتنے سنگدل نہ بنو"

www.novelsclubb.com

ارحم بغیر کوئی جواب دیے واپس مڑ گیا کلاس میں جانے کا اسکا اب کوئی ارادہ نہیں تھا

میرا دل دکھانے کی سزا تمھیں ضرور ملے گی ارحم!

اسے اپنی پیچھے سمیرا کی دکھ میں لپٹی آواز سنائی دی مگر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

آج جلدی آگئی تم خیریت تو ہے طبیعت تو ٹھک ہے نہ؟ ردا افہام اور زرینہ تینوں ٹی وی لونج میں بیٹھے تھے اسکے سلام کے جواب میں زرینہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

جی امی کلاسز ختم ہو گئی تھیں اسی لئے ذرا جلدی آگئی, افہام بھائی اپ آج افس نہیں گیے تھے؟

اس نے صوفے پر بیٹھتے ہووے پوچھا

گیا تھا پر کچھ خاص کام نہیں تھا اسی لئے جلدی آگیا ویسے تم بجھی بجھی کیوں لگ رہی ہو"

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں بس ذرا سر میں درد ہے"

"تو یہاں کیوں بیٹھ گئی ہو ردا اٹھو اسے سر درد کی دوائی دو اور زویا تم دوائی لے کر ذرا آرام کر لو"

ارے نہیں بیٹا خالی پیٹ دوائی نہیں دینی پہلے کچھ کھالو زرینہ بیگم نے اٹھتے ہووے کہا

نہیں امی بلکل بھی دل نہیں ہے ہلکا سا درد ہے خود ہی ٹھک ہو جائے گا اپ سب پریشان نہ ہوں میں بس تھوڑی دیر سوؤں گی"

اچھا ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی"

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی ائی اور دروازہ اندر سے بند کر دیا کاش میں بتا سکتی کے میرا سر نہیں دل درد سے پھٹا جارہا ہے امی!

وہ دروازے کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

مناہل بریانی کی پلیٹ تھامے سیڑیوں سے نیچے اتر رہی تھی کے افہام کو آخری سیڑھی پر ہینڈریل کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دیکھ کر حیرانی سے رک گئ

افہام اسے دیکھ کر سیدھا ہو گیا

"ویسے تو صبح ہی صبح مونھ اٹھا کے چلی اتی ہو اور جب میں انتظار کر رہا تھا تو انے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تم!

مناہل کا دل خوشی سے جھوم اٹھا

میں بریانی بنا رہی تھی اسی لئے نہیں آئی یہ دیکھیں میں لائی بھی ہوں اس نے پلیٹ سامنے کی

اچھا ٹھیک ہے کچن سے چمچ لے کر میرے کمرے میں آجاؤ چکھوں تو سہی کیسی بریانی بناتی ہے میری منگیتر"

وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جب کے مناہل حیرت سے اسکی پشت کو دیکھتی رہ گئی

بریانی تو بہت لزیز بنی ہے تم نے خود بنائی ہے نا؟ مناہل جو اس کے سامنے کھڑی انگلیوں کو چٹخارہی تھی اس قسم کی تعریف پر دل مسوس کے رہ گئی

آپکو شک ہے تو امی سے جا کر پوچھ لیں بیشک, میں نے ہی بنائی ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں خیر اب اتنی تفتیش کی بھی ضرورت نہیں ہے، تم کہہ رہی ہو تو مان لیتا ہوں اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

ہنہ کھا بھی دھڑا دھڑ رہے ہیں اور احسان بھی جتا رہے ہیں دل ہی دل میں وہ کلس رہی تھی

تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو نہ افہام نے اسے سامنے پڑے بیڈ پر بیٹھنا کا اشارہ کیا

اف آج انہیں ہو کیا گیا ہے ضرور کوئی کام ہو گا مجھ سے وہ دل ہی دل میں سوچتی بیڈ کے اک کنارے پر ٹک گئی

کچھ دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی اس کا دل جو زور زور سے دھڑک کے جا رہا تھا اس بات پر تھم سا گیا لو آ گئی بلی تھیلے سے باہر یعنی انکو کچھ کام ہی تھا مجھ سے اس نے اپنے شور مچاتے دل کو ڈانٹ کر چپ کرا دیا

www.novelsclubb.com

جی کہئیے"

میری بات سکوں سے سنتا اور پلیز کسی قسم کا اعترض نہ کرنا"

لو جی اعترض کا حق بھی چھین لیا اک دفع پھر دل نے شور مچایا

"زویا کے لئے ارحم اور کسی طلال کا رشتہ آیا ہے پر مجھے ارحم کے رشتے پر اعترض ہے اور امی کو طلال کے رشتے پر کے وہ زویا کا ہاتھ خاندان سے باہر نہیں دینا چاہتی"

اپ ارحم بھائی کو معاف کر دیں نا پلیز زویا انکے ساتھ بہت خوش رہے گی اس نے دوستی کا فرض نبھانا بھی ضروری سمجھا

میں نے تمھیں یہاں ارحم کی حمایت کرنے نہیں بولا یا افہام نے ڈپٹ کر کہا مناہل شرمندہ سی ہو کر چپ ہو گئی

www.novelsclubb.com

میں چاہتا ہوں کے زویا کا رشتہ اسفند سے ہو جائے"

پر اسفند بھائی زویا سے شادی کیسے کر سکتے ہیں زویا تو..."

کیا زویا تو؟ یہ حائل اس دفع میں اپنی بہن کا رد کیا جانا برداشت نہیں کروں گا اگر میں اپنی سگی خالہ سے اپنی بہن کی وجہ سے رشتہ توڑ سکتا ہوں تو تم سے بھی توڑنا میرے لئے مشکل کام نہیں ہے"

یہ حائل اسکی بات سن کر پوری طرح سکتے میں آ گئی

وہ اس شخص سے اور اس رشتے سے کیا کیا امیدیں نہ لگائی بیٹھی تھی اور وہ ہر جائی رشتہ ہی ختم کرنے کی بات کر رہا تھا

تمھیں کچھ نہیں کہنا؟

اعترض کا حق تو اپ نے دیا ہی نہیں تھا اور اب مشورہ دینے کے قابل بھی نہیں چھوڑا اس کے علاوہ میں اپ سے کیا کہوں اسکی آواز آنسوں کی وجہ سے رندھ گئی

وہ جلدی سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی

مجھے معاف کر دینا مناہل میں تمہارا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا تم میرے لئے خاص ہو پر میری بہن بھی میرے لئے اہم ہے

کیا ہوا زویا تمہارا سر درد ابھی تک گیا نہیں؟ ردا نے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا

وہ جو گھٹنوں پر سر جھکائے بیٹھی تھی ردا کی آواز پر سیدھی ہو گئی

کیا ہوا ہے تمھیں؟ تم رو تی رہی ہو کیا" ردا اسکی سرخ ناک اور آنکھیں دیکھ کر اسکے پاس ہی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

زیادہ درد ہو رہا ہے کیا؟

نہیں میں ٹھیک ہوں وہ ضبط کی انتہا پر تھی پر ردا مطمئن نہیں ہوئی ابھی وہ مزید کچھ پوچھتی کے مناہل روتی ہوئی صوفے پر آکر بیٹھ گئی

اب تمھیں کیا ہوا ہے ردا اس کے پاس اٹھ کر آ گئی

مناہل کے رونے میں مزید شدت آ گئی یہاں تک کے اسکی ہچکی بندھ گئی زویا کا دل تو ویسے ہی بھرا ہوا تھا اسکے آنسو بھی بہنے لگ گئے

اف یار اب روتی ہی رہو گی یا کچھ بتاؤ گی بھی ردا جھنجلا گئی

"وہ... افہام نے کہا ہے کے میں اسفند بھائی کی شادی زویا سے کرواؤں ورنہ... آنسوں کی شدت نے اسے مزید کچھ بولنے ہی نہ دیا

زویا کے آنسو خود بخود تھم گئے وہ حیرانی سے مناہل کا مونھ تک رہی تھی

کمرے میں صرف مناہل کی سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی

اک طرف زویا کے دل کی دھڑکن تھمی تھی تو دوسری طرف ردا کا دل دھڑکنا بھولا تھا

www.novelsclubb.com

بہت سے منظر ردا کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے جب اس نے اسفند کو اسکی دوست کے گھر چھوڑنے کا کہا تھا لیکن وہ اسے دوست کے گھر لے جانے کی بجائے اک بہت ہی شاندار ریسٹورانٹ میں لایا تھا اور وہاں اس خواب ناک ماحول میں اسے پروپوز کیا تھا کتنا غصہ ہوئی تھی وہ اس دن اسفند پر مگر آہستہ آہستہ اسکے دل کا جھکاؤ بھی اسفند کی طرف ہوتا گیا اور ابھی کل ہی تو اس نے اسفند کو اجازت دی تھی رشتہ لانے کی کس قدر خوش ہوا تھا اور آج یہ سب ہو گیا

اگر تم میری وجہ سے دکھی ہو تو فکر نہ کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں اس رشتے پر" زویا کی مظبوط آواز نے ردا کو ہوش کی دنیا میں لا کھڑا کیا

جہاں اک طرف زویا کی اس بات نے مناہل کو حیران کیا وہیں دوسری طرف ردا کی آخری امید نے بھی دم توڑ دیا

پر زویا تم تو ارحم..."

حماقت تھی وہ میری اب اس کا نام بھی سننا نہیں چاہتی اپنے ساتھ"

www.novelsclubb.com

پر ایسا بھی کیا ہو گیا یار مناہل کو اسکی فکر تھی

اسے مجھ سے کبھی بھی محبت نہیں تھی اور نہ ہی ہو گی اسی لئے بہتر ہے میں بھی اپنی زندگی اس کے لئے برباد نہ کروں مجھے تمہارے بھائی سے شادی پر کوئی اعترض نہیں ہاں اگر تمھیں یا تمہارے بھائی کو اعترض ہے تو وہ دوسری بات ہے"

ہمیں بھلا کیا اعترض ہو سکتا ہے لیکن زویا تم غصے میں ہو کہیں بعد میں تمھیں پچھتانا نہ پڑے"

پچھتا تو میں رہی ہوں ارحم سے محبت کر کے ضبط کے باوجود دو آنسو اسکی آنکھوں سے برس ہی پڑے

مناہل نے اٹھ کر اسے گلے لگا لیا

ردا خاموشی سے وہاں سے اٹھ ای اسے خود کو مظبوط بنانا تھا کیوں کے اس نے اپنی بہن کی خاطر اپنی محبت کو قربان کرنا تھا

www.novelsclubb.com

زہے نصیب اپ آج یہاں کا راستہ کیسے بھٹک گیں ورنہ روز تو ہمیں نیچے آنا پڑتا ہے "اسفند جو ٹی وی لونج میں بیٹھا فون چلا رہا تھا اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا

مجھے ضروری بات کرنی تھی اسی لئے آ گئی "

کیا بات ہے تم پریشان سی لگ رہی ہو سب ٹھیک ہے نا"

مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے باقی گھر والے کہاں ہیں اس نے اک نظر ادھر ادھر دیکھا

آؤ وہ اسے لے کر بالکنی میں آ کھڑا ہوا

اب بتاؤ کیا بات ہے جس نے تمھیں اتنا پریشان کر دیا ہے؟

www.novelsclubb.com

اپ نے تائی سے ہمارے بارے میں بات تو نہیں کی نہ ابھی؟

"نہیں ابھی تو نہیں کی لیکن میں شام کو ہی پاپا اور مما دونوں سے بات کر لوں گا"

میری اک بات مانیں گے اس نے اسفند سے نظریں چراتے ہوا کہا

اگر میرے بس کی بات ہوئی تو ضرور مانوں گا لیکن بتاؤ تو"

اسکی نظریں ردا کے پریشان چہرے پر ٹکیں تھی جو مسلسل اسے کسی گڑبڑ کا اندیشہ دے رہا تھا

"افہام بھائی تمہاری اور زویا کی شادی کرانا چاہتے ہیں اور میں چاہتی ہوں کے تم انکی بات مان لو"

اسکی نظریں مسلسل فرش پر ٹکیں تھیں

ردا تم ہوش میں تو ہو، جب جانتی ہو کے میں تم سے پیار کرتا ہوں تو بھلا میں زویا سے شادی کیوں کروں گا"

کیوں کے بھائی ایسا چاہتے ہیں اور اگر آپ نے انکی بات نہ مانی تو یقیناً وہ مناہل سے شادی کے لئے انکار کر دیں گے"

وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے"اسفند کا غصے سے برا حال تھا

www.novelsclubb.com

"وہ ایسا ہی کریں گے پلیز اپ ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں ہماری محبت کی وجہ سے کئی رشتوں میں دراڑ آ ے گی تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کے ہم اس محبت کو اپنے اپنے دلوں میں دفن کر دیں اور ویسے بھی زویا پہلے ہی ارحم کی ریجکشن سے دکھی تھی اب اپ نے بھی اسے ٹھکرا دیا تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو جائے گی اس نے ڈگمگاتے لہجے میں اسے سمجھایا

میں تمہاری بات نہیں مان سکتا ردا پلیز کچھ اور مانگ لو کچھ بھی بس یہ نہیں اس کے لہجے میں التجا تھی

"اسفند پلیز میری بہن سے شادی کر لیں پلیز! ردا کا چہرہ آنسوں سے تر ہو گیا

تم اچھا نہیں کر رہی ردا نہ میرے ساتھ نہ اپنی بہن کے ساتھ اور نہ اپنے ساتھ"

پلیز اسفند مجھے معاف کر دیں پر شائد ہماری قسمت میں ہی یہی کچھ لکھا تھا"

کیا کہیں کوئی گنجائش نہیں ہے ردا؟

www.novelsclubb.com

نہیں اسفند اب بس اختتام ہے ہماری محبت کا اختتام "

تم میری اور میری محبت کی توہین کر رہی ہو لیکن اگر تم نے یہ سوچ ہی لیا ہے کے تم مجھے اپنی زندگی سے نکال کر رہو گی تو ٹھیک ہی پھر آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا میں ضبط نہیں کر پاؤں گا خود پر سمجھی !

ردا کا دل اسکی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر کانپ گیا

اب کھڑی کیوں ہو جاؤ یہاں سے "وہ دھڑ ار دار وتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

مما اپ بھائی کو منالیں گی نا"

تم فکر نہ کرو بیٹا میں اپنی پوری کوشش کروں گی انہوں نے مناہل کو تسلی دی

"پر بیٹا کیا یہ بہتر نہیں تھا کے زویا کی شادی اسکی خالہ کے یہاں ہی ہوتی انکا بہت دل تھا اور میں نے سوچا تھا کے ہم ردا کو اسفند کے لئے مانگ لیں گے پھر "

نہیں ممایہ افہام کی خواھش ہے کے زویا اور بھائی کی شادی ہو" وہ افہام کی مرضی جان کر چپ ہو گیں

اما اگر آپکی اجازت ہو تو ہم چاہتے ہیں کے زویا اور اسفند کا رشتہ تے کر دیا جائے ہال کمرے میں اس وقت سب بڑے جمع تھے اور کمرے کے باہر مناہل اور حمنہ کان لگائے کھڑی تھیں

"پر شکیل زویا کے لئے تو ارحم کا رشتہ بھی آیا تھا نہ اسکے بارے میں کیا فیصلہ کیا تم لوگوں نے؟

اما اس رشتے پر افہام نہیں مان رہا یونہی بد مزگی پیدا کرنے سے بہتر ہے کے زویا اور اسفند کا رشتہ ہو جائے"

افہام کو کسی نے یہ حق نہیں دیا کے وہ فیصلے سنائے ابھی ہم بڑے بیٹھے ہیں میرا اپنا دل زویا اور ارحم کے رشتے پر تھا تم دونوں بھائی ردا اور اسفند کی شادی کرا دیتے لیکن اگر تم لوگوں کی اس میں مرضی نہیں ہے تو ٹھیک ہے مجھے اس فیصلے پر بھی اعترض نہیں لیکن اک دفع بچوں سے انکی مرضی جان لینا"

جی اما ہم نے بچوں سے پوچھ لیا ہے انہیں کوئی اعترض نہیں ہمارے اس فیصلے پر اپ بس اللہ کا نام لے کر دونوں کی منگنی کی تاریخ رکھ دیں" عظیم صاحب نے کہا

کرنا ہی ہے تو سیدھا نکاح کروا دو منگنی کے چکروں میں نہ پڑو اب"

بات تو ٹھیک ہے اما تو کیوں نہ اسفند اور زویا کے نکاح کے ساتھ ساتھ مناہل اور افہام کا بھی نکاح پڑھوا دیں" زرنیہ بیگم کو بھی بہو لانے کی جلدی تھی

مناہل جو باہر کھڑی باتیں سن رہی تھی شرما کر وہاں سے ہٹ گئی

www.novelsclubb.com

حمنہ البتہ وہیں جمی رہی اسے زویا کی فکر تھی یقیناً کچھ تو غلط ہو رہا تھا جسکی اسے خبر نہیں تھی

بات تو اچھی کی ہے چھوٹی بہو تم نے, تو پھر ٹھیک ہے آج اتوار ہے اگلے اتوار کو بچوں کا نکاح ہو گا چلو اٹھو شاباش تیاریوں میں لگ جاؤ"

سب لوح ہنستے مسکراتے وہاں سے چلے گئے

صرف دادی اور زرینہ بیگم کمرے میں رہ گئیں

"اما میرا بڑا دل تھا کے ارحم اور زویا کا رشتہ ہو جاتا میری بہن سے میرا تعلق مظبوط ہو جاتا پر افہام کوئی بات سننے کو تیار ہی نہی"

دل تو میرا ابھی بہت تھا پر کیا کریں قسمت سے کون لڑ سکتا ہے زویا کی قسمت میں وہاں شادی ہے ہی نہیں تبھی تو دونوں بار بات آگے نہیں بڑھی"

www.novelsclubb.com

جی اما ٹھیک کہ رہی ہیں اپ بات ساری نصیبوں کی ہوتی ہے بس اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے"

آمین" دادی نے صدق دل سے کہا

"اچھا سنو چھوٹی بہو اپنی بہن کو تم خود بتاؤ گی یا میں فون کر دوں زرینہ بیگم اٹھ کر جانے لگیں تو دادی کو یاد آیا اسی لئے روک کر پوچھ لیا

اما اپ خود ہی بات کر لیں مجھ میں تو ہمت نہیں وہ تو یہی سمجھیں گے کے ہم نے بدلہ لیا ہے انکے پہلے کیے گی ئے انکار کا

"تم فکر نہ کرو میں سلیقے سے سمجھا دوں گی اور نکاح میں انے کی دعوت بھی دے دوں گی"

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے اما" وہ سر ہلا کر چلی گیں

مس زویا مجھے اپ سے بات کرنی ہے"

وہ لیکچر دے کر کلاس سے نکلی ہی تھی کے ارحم بھی ساتھ ہو لیا میرے پاس ٹائم نہیں ہے آپکی بات سنیں کیا میرے اگلے لیکچر کا وقت ہو گیا ہے"

وقت نہیں ہے تو وقت نکالنا پڑے گا لیو نگ ٹائم پر میں اپکا پارکنگ میں انتظار کروں گا"

"میرے پاس فضول لوگوں کے لئے ہی وقت نہیں ہے اسی لئے انتظار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا آپکو" وہ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی

ارحم صبر کا گھونٹ پی کر رہ گیا

اف یار میری تو سمجھ میں نہیں آرہا اتنا سب کچھ اتنی جلدی کیسے ہو گا پار لر جانا ہے جوتے کپڑے جیولری سب کچھ ابھی لینا ہے ویسے تم دونوں کس قسم کا ڈریس لو گی

مناہل نے باری باری ردا اور حمنہ دونوں کو دیکھا لیکن دونوں اپنی اپنی سوچوں میں الجھی نظر آئی

کہاں گم ہو تم دونوں میں یہاں اتنی ضروری بات کر رہی ہوں اور تم لوگ ہو کے سن ہی نہیں رہی"

سوری میں کچھ سوچ رہی تھی خیر تم بتاؤ کیا کہہ رہی تھی"

اپنے ڈریس کے بارے میں سوچا کیسا لو گی"

کیا فرق پڑتا ہے میرا ڈریس جیسا بھی ہو فنکشن تو زویا اور تمہارا ہے"

ارے خیر تو ہے ردا یہ واقعی تم ہو نہ تم تو کپڑوں کے معاملے میں کوئی کومپروومائز نہیں کرتی تھی"

www.novelsclubb.com

زندگی میں تو بڑی بڑی باتوں پر کومپروومائز کرنا پڑتا ہے مناہل پھر کپڑے کیا چیز ہیں"

اف اس قسم کی باتیں نہ کرو یارا اچھی اچھی باتیں سوچو اور کرو سمجھی" مناہل اس کے سر پر اک چپت لگا کر شیشے کے سامنے جا کر دوبارہ اپنا جائزہ لینے لگ گئی اور حمنہ ردا کا جو پھر سے کسی سوچ میں گم ہو گئی تھی

زویا فون اٹھالو یار ابھی سے دلہن بن کر بیٹھ گئی ہو تم تو" حمنہ کو فون کی گھنٹی ناول پڑھتے ہووے زہر لگ رہی تھی

ردا اور مناہل کچن میں تھیں اور زویا اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں گم پتا نہیں کیا سوچے جا رہی تھی حمنہ کے کہنے پر اٹھ کر فون کان سے لگالیا

www.novelsclubb.com

ہیلو!

موبائل کیوں نہیں اٹھا رہی تھی کب سے کال کر رہا ہوں" ارحم کی آواز سنتے ہی رانگ نمبر کہہ کر اس نے فون رکھ دیا اور اپنے کمرے میں چلی ای

فون اٹھا کر دیکھا تو اس پر ارحم کی بہت سی مسڈ کال آیی ہوئی تھیں ابھی وہ فون رکھنے ہی والی تھی کے اک دفع پھر ارحم کی کال انے لگ گئی اس نے بیزاری سے کال کاٹ دی کچھ ہی دیر میں اسکا میسج آ گیا

بدلہ لینے کا نہ یہ وقت سہی سے اور نہ ہی طریقہ تمھیں میرے رشتے کے لئے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا زویا حسن!

تم مجھے حیران کر رہے ہو ارحم تمھیں تو مجھ میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا تو پھر رشتہ بھجنے کا کیا جواز تھا؟

اس نے بھی جلدی سے رپلائی کیا

لیکن تمھیں تو مجھ میں انٹرسٹ تھا نہ تو پھر انکار کا کیا جواز تھا زویا حسن؟

کاش ارحم میں نے تم سے اپنی محبت کا اظہار نہ کیا ہوتا کاش میں نے اپنی کمزوری تمہارے ہاتھ نہ دے ہوتی تو اب میں یوں لاجواب نہ ہوتی وہ دکھ سے سوچتی ہوئی موبائل بیڈ پر پٹخ کر واشروم میں گھس گئی

دادی دیکھیں نہ کچھ ہی دن رہ گئے ہیں نکاح میں پر گھر میں تو کوئی رونق ہی نہیں ہے وہ ہی معمول کے کام ہوتے ہیں روز کوئی ڈھولق شولق رکھوائیں نہ دادی!

حمنہ دادی کے گھٹنے سے لگی انکو مشورے دینے میں مصروف تھی

باقی سب انکی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے سوائے ردا، زویا اور اسفند کے جو اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تھے

بات تو ٹھیک کی ہے گھر کی پہلی شادی ہے کچھ ملے گلے کا سامان تو تم لوگوں کے لئے بھی ہونا چاہیے"

www.novelsclubb.com

ارے شادی کہاں دادی ابھی تو صرف نکاح ہو رہا ہے اور نکاح پے اتنا ہلا گلا کون کرتا ہے بھلا"

افہام بھائی اپ تو سدا کے بور انسان ہیں پر اس موقے پر آپکی اک نہیں چلے گی جیسا میں کہوں گی ویسا ہی ہو گا ہنا دادی"

ہاں میری بچی ایسا ہی ہو گا خوشیوں کے ان لمحوں کو ہم انشاللہ یادگار بنا دیں گے"

ہراہ دادی زندہ باد حمنہ اور سعد دونوں نے خوشی سے دادی کے گال چوم لیے باقی سب اس منظر کو دیکھ کر مسکرا دیے

زویا بیٹا تم یونیورسٹی سے چھٹیاں لے لو اب بس تین چار دن ہی تو رہ گئے ہیں نکاح میں"ناشتے کے لئے میز پر زرینہ بیگم افہام اور زویا بیٹھے تھے شکیل صاحب پہلے ہی ناشتہ کر کے جا چکے تھے

ردا ابھی تک سو رہی تھی

جی امی میں بھی یہی سوچ رہی تھی بس آج اک ہی کلاس ہے اسکے بعد اپلیکشن دے کر آجاؤں گی"

ہاں یہ ٹھیک رہے گا اسکے بعد شام میں جا کر تم سب اپنی شوپنگ کر آنا افہام بیٹا تم بھی چلے جانا انکے ساتھ اور میں اسفند کو بھی بول دوں گی"

انکو جانا ہے تو جایئں مجھے تو کوئی ضرورت نہیں شوپنگ کی اتنے سارے کپڑے پڑے ہیں میرے, کوئی سا بھی پہن لوں گا"

افہام بیٹا بری بات جب میں نے کہہ دیا ہے کے جانا ہے تو جانا ہے ہر بات میں ضد کرنا اچھی بات نہیں ہوتی"

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے امی چلا جاؤں گا ڈانٹیں تو مت افہام نے معصوم سے شکل بنا کر کہا زویا اور زرینہ بیگم دونوں مسکرا دیں

اچھا امی میں چلتی ہوں اب یونیورسٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے "

رکو زویا آج میں چھوڑ دیتا ہوں واپسی پے بھی میں ہی لینے آجاؤں گا"

کیوں بھائی جی آج اتنی نوازش کیوں ؟

ارے میری گڑیا کچھ ہی دنوں میں پرائی ہو جانے والی ہے تو جب تک یہاں ہے تب تک اسے اسپیشل ٹریٹمنٹ ملنا چاہیے نا؟ ب

ھائی اپ مجھے پرایا کر دیں گے ؟ کیا شادی کے بعد میں آپکی گڑیا نہیں رہوں گی ؟

اہ میری گڑیا تو جذباتی ہو گئی میں تو مذاق کر رہا تھا یار ! افہام نے اسے گلے لگا لیا زرینہ بیگم کی آنکھیں بھر ائی

www.novelsclubb.com

چلو بچو جاؤ اب ورنہ دیر ہو جائے گی زویا کو"

جی امی زویا نے افہام سے الگ ہو کر جلدی سے آنسو صاف کیے چلیں بھائی ہاں چلو

اچھا امی میں زویا کو چھوڑ کر سیدھا افس چلا جاؤں گا

ٹھیک ہے بیٹا اللہ حافظ "

مس زویا اپ نے میرے رشتے سے انکار کیوں کیا؟ وہ کلاس لے کر سٹاف روم سے اپنا پرس لینے آئی تھی کے طلال وہیں بیٹھا مل گیا

وہ خاموشی سے نکل جانا چاہتی تھی کے اس نے راستہ روک لیا

طلال صاحب میں نے اپ سے کہا تھا نہ جو میرے گھر والوں کا فیصلہ ہو گا وہی میرا فیصلہ ہو گا میرے گھر والوں نے آپکے لئے انکار کیا کیوں کے ہم خاندان سے باہر رشتہ نہیں کرتے اسی لئے بہتر یہی ہو گا کے اپ اس بات کو بھول جایئں اب ! ویسے بھی دو تین دن میں میرا نکاح ہے بہتر ہے یہی ہے کے اس بات کو اب یہنی ختم کر دیا جائے امید ہے اپ میری بات سمجھ گیے ہونگے اللہ حافظ "

اس نے اتنی سختی سے اپنی بات کہی کے طلال کی مزید ہمت نہ ہو سکی اسے کچھ بھی
کہنے کی وہ خاموشی سے اک طرف ہو گیا

مجھے بات کرنی ہے تم سے وہ پارکنگ کی طرف جارہی تھی کے ارحم نے اچانک سے
سامنے آکر اسکا راستہ روک لیا

پر مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس نے پاس سے گزرنا چاہا مگر ارحم پھر سامنے تن کر
کھڑا ہو گیا

یہ کیا بتمیزی ہے ارحم"

بتمیزی یہ نہیں وہ ہے جو تم کر رہی ہو کتنے دنوں سے تم سے بات کرنا چاہتا ہوں پر
تم ہو کے سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہو آج تمھیں میری بات کا جواب دینا ہو گا تم
نے میرے رشتے سے انکار کیوں کیا آخر؟

میرا ہونے والا شوہر اس بات کو ہر گز پسند نہیں کرے گا کے میں ہر ارے غیرے کے سوالوں کا سڑکوں پر جواب دیتی پھروں" زویا نے اسے جلا کے رخ دیا

زویا اپنی فضول بکواس بند رکھو تم! مجھے صرف وجہ جاننی ہے وہ چلایا

لیکن مجھے نہیں بتانی اس نے اتنی ہی ہڈ دھرمی دکھائی

زویا حسن بہتر تھا کے تم سیدھے طریقے سے بتا دیتی لیکن.. ارحم غصے سے کچھ کہ رہا تھا کے پیچھے سے افہام آ گیا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟ اور تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟ زویا یوں اچانک افہام کو دیکھ کر گھبرا گئی

کچھ نہیں بھائی یہ تو بس مجھے نکاح کی مبارک دے رہے تھے اس نے بات سنبھالنی چاہی

www.novelsclubb.com

ہنہ ! مبارک مائی فوٹ مجھے پتا ہے تم نے شادی کے لئے ہاں اسی کے کہنے پر کی ہو گی ہیں نہ ؟اس نے غصے سے زویا کی طرف دیکھا مگر زویا کی آنکھوں میں التجا پڑھ کر وہ بے بس سا ہو خاموشی سے وہاں سے چلا گیا

دماغ تو ٹھیک ہے اسکا؟ کیا بکواس کر رہا تھا؟ کچھ نہیں بھائی اپ چلیں نہ ہمیں دیر ہو رہی ہے شوپنگ کے لئے بھی تو جانا ہے نا"

ہاں چلو ! افہام سمجھ گیا کے زویا اسے کچھ نہیں بتانا چاہتی مگر ارحم کی بات اسکے دماغ کے کسی کونے میں اٹک سی گئی

مناہل اب جلدی سے کوئی ڈریس لے لو میں مزید انتظار نہیں کرنے والا"

افہام اسے چھٹا ڈریس بھی ریجیکٹ کرتے دیکھ کر جھنجلا گیا

مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی کے کیا لوں میں بہت کنفیوز ہوں مناہل چاہتی تھی کے اسکا ڈریس افہام سلیکٹ کرے مگر خود سے کہنا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا اسی لئے اسے تنگ کر رہی تھی تاکہ وہ خود ہی کوئی ڈریس سلیکٹ کر دے اور ایسا ہی ہوا

"اب تم چپ کر کے کھڑی رہو گی جو میں سلیکٹ کروں گا وہی لینا پڑے گا سمجھی!

مناہل نے بڑی فرمابرداری سے سر ہلایا

وہ سب دو دو کے گروپ میں شوپنگ کر رہے تھے افہام اور مناہل زویا اور اسفند جبکہ ردا اور حمنہ ساتھ ساتھ تھی

زویا مجھے اس قسم کی شوپنگ کا کوئی اندازہ نہیں ہے جو لینا ہے خود لے لو میں باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں"

وہ کون سا اسکے ساتھ شوپنگ کے لئے مری جا رہی تھی اس نے بھی لاپرواہی سے کندھے اچکا دیے اور ردا اور حمنہ کی طرف آ گئی

www.novelsclubb.com

کیا ہوا بھائی کہاں گی ئے؟

وہ تھک گیا تھا اسی لئے گاڑی میں جا کر بیٹھا ہے"

اچھا چلو کوئی بات نہیں یہ بتاؤ کچھ پسند بھی آیا ہے کے نہیں؟

زویا نے نفی میں سر ہلایا چلو پھر اس شاپ میں چلتے ہیں شائد کچھ اچھا مل جائے حمنہ زویا کو لے کر اک شاپ میں چلی گئ جبکہ ردا وہیں کھڑی سوچتی رہی کے اسے اسفند کو زویا سے رویہ ٹھیک کرنے کا کہنا چاہیے کے نہیں

کیا ہوا ردا اندر آؤ نہ حمنہ نے اسے باہر ہی کھڑے دیکھ کر ہاتھ سے اندر انے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے چلتی ہوئی انکے ساتھ آ کھڑی ہوئی

شوپنگ میں دلچسپی نہ تو ردا لے رہی تھی اور نہ ہی زویا حمنہ کو جلد ہی اس بات کا احساس ہو گیا اسی لئے ٹوک بھی دیا

"یار تم لوگ اتنی ڈل کیوں ہو گئی ہو زویا تمہاری تو شادی ہے تم تو تھوڑا انٹرسٹ شو کرو یار"

مجھے پتا ہے شادی ہے بار بار یاد کرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ غصے سے بولی مگر جلد ہی اپنے رویے کی تلخی کا احساس بھی ہو گیا اسی لئے بات بدل دی اچھا یہ پیچ کلر کا لہنگا کیسا ہے؟ مجھے تو بڑا پسند آیا ہے"

ہاں بہت پیارا ہے یہی لے لو تم پر بہت اچھا بھی لگے گا حمنہ نے کھلے دل سے تعریف کی

چلو جی دلہن صاحبہ نے تو لے لیا اپنا ڈریس اب ہم بھی کچھ پسند کر لیتے ہیں

"حمنہ تم ہی میرے لئے بھی پسند کر دو نہ ہم دونوں اک سا ڈریس پہنیں گے اس نے اپنے سر سے بوجھ اتارا

اف سارا کام میں ہی کروں یہ دلہن صاحبہ کم تھی نخرے دکھانے کے لئے جو تم بھی شروع ہو گئ"

اچھا نا غصہ تو نہ کرو میں نے تو بس یونہی کہہ دیا تھا"

اچھا ٹھیک ہے ڈریس میں سلیکٹ کر دیتی ہوں پر جیولری اور جوتے تم لوگ خود لو گی"

اچھا بابا ٹھیک ہے لے لیں گے ہیناز و یا! زویا نے بھی سر ہلا دیا پھر حمنہ نے کچھ ہی دیر میں اپنے لئے لائم اور ردا کے لئے گولڈن کلر کا شرارہ لیا دونوں پر نفیس سا کام تھا شوپنگ پر اچھی خاصی دیر لگا کر وہ لوگ رات کو گھر پہنچے

----

www.novelsclubb.com

ارحم آج شام کو تمہاری خالہ لوگوں نے ہمیں گھر بولایا ہے انکے گھر کی پہلی شادیاں ہیں تو بچیاں ذرا انجوئی کرنا چاہتی ہیں اسی لیے ہمیں بھی بولایا ہے اگر تم کھو تو ہم چلے جائیں ؟

امی اپ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں مجھے بھلا کیا اعترض ہو گا ضرور جائیں بلکہ میں ہی اپ لوگوں کو چھوڑ آؤں گا"

بیٹا مجھے لگا تم انکار ہونے کی جا سے اپنی خالہ لوگوں سے ناراض ہو گے بس اسی لئے پوچھ لیا"

نہیں امی اس میں ناراض ہونے والی تو کوئی بات نہیں جب ہماری طرف سے انکار ہوا تھا تب خالہ تو ناراض نہیں ہوئی تھیں تو اب ہم کیوں ہوں"

شاباش ! میرا بیٹا نہ صرف شکل وصورت بلکہ دل کا بھی بہت اچھا ہے ماشاللہ انہوں نے ارحم کا ماتھا چوم لیا

www.novelsclubb.com

اچھا امی میں ذرا افس سے ہو آؤں اپ اور نانی شام میں تیار رہیے گا"

ٹھیک ہے جلدی آجانا بیٹا اللہ حافظ

کہاں غائب تھا تو یار کچھ بزنس کا ہی خیال کر لے صابر نے اسے اتنے دنوں بعد افس میں دیکھا تو گلہ کر بیٹھا

ای ایم سوری یار بس کچھ پروبلمز تھی جن میں الجھا ہوا تھا لیکن آئندہ تجھے شکایت کا موقع نہیں دوں گا بے فکر ہو جا"

کیا ہوا سب خیریت تو تھی نہ اب تو کوئی پرابلم نہیں ہے نا"

www.novelsclubb.com

نہیں اب تو بات ہی ختم ہو گئی ہے ارحم اداسی سے بولا

یار تو صاف صاف بتا نہ اداس کیوں ہے اور کیا بنا تیرے رشتے کا؟ زویا مان گئی نا

ارحم نے سر نفی میں ہلایا

اچھا تو فکر نہ کر میں تیری طرف سے بات کرلوں گا ہم یقیناً انہیں منالیں گے "

اب کوئی فائدہ نہیں ہے پرسوں اسکا نکاح ہے اسکے کزن کے ساتھ پر "

اسنے انکار کیوں کیا؟ تو تو کہتا تھا وہ تجھ سے محبت کرتی ہے

میرا خیال ہے اس نے انکار اپنے بھائی کی وجہ سے کیا ہے اسے ہی مسلہ تھا مجھ سے

ارحم نے غصے سے دانت پیسے

اب تو کیا کرے گا؟

میں کچھ نہیں کر سکتا جب تک زویا خود میرا ساتھ نہ دے اسی سے بات کرنے کی کوشش کروں گا مجھے پتا ہے وہ میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ خوش نہیں رہی گی اور نہ ہی میں اس کے بغیر خوش رہ سکوں گا"

---

www.novelsclubb.com

اس ڈرائیور کے بچے کو تو آج ہی جا کر نکالوں گا اتنے پیسے دیتا ہوں پر پھر بھی گاڑی میں فیول نہیں ڈلواتا وہ جھنجلا کر گاڑی سے باہر نکل آیا اور کسی ٹیکسی کو ڈھونڈنے کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگے

ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کے اک گاڑی اسکے پاس آکر رکی اور اک شخص گاڑی سے نکل کر اسکی سمت آیا

افہام فوراً ہی اسے پہچان گیا اور خوشدلی سے اسکی جانب بڑھ کر مصافحہ کیا خیریت تو ہے یہاں ایسے کیوں کھڑا ہے"

کیا بتاؤں یار گاڑی کا فیول ختم ہو گیا ہے ٹیکسی کا انتظار کر رہا تھا

دفع کر ٹیکسی کو میں چھوڑ دیتا ہوں تمھیں"

نہیں یار تجھے زحمت ہو گی"

www.novelsclubb.com

مانا کے ہم بہت عرصے بعد مل رہے ہیں پر اچھے دوست اگر سو سال بعد بھی ملیں تو تکلف نہیں برتنا چاہیے سمجھا کچھ "

توذرا نہیں بدلہ یار، اچھا ٹھیک ہے میں گاڑی لاک کر کے اتا ہوں "

گاڑی لاک کر کے افہام اسکے ساتھ اسکی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا

کہاں غائب تھا تو اتنا عرصہ یونیورسٹی کے بعد تو تو کبھی ملا ہی نہیں؟ راستہ سمجھانے کے بعد افہام نے پوچھا

بس یار اک دوست کے ساتھ بزنس سیٹل کرنے میں لگ گیا تھا پھر وقت ہی نہیں ملا کسی سے رابطہ کرنے کا تو سنا تیری کیا مصروفیت رہی شادی وادی کی کے نہیں؟

بڑے موقع پر سوال پوچھا ہے تو نے بس پرسوں نکاح ہے "

بہت بہت مبارک ہو پھر تو تمھیں "

خالی مبارک سے کام نہیں چلے گا تجھے شرکت بھی کرنی ہے "

میں پوری کوشش کروں گا آنے کی"

کوشش سے بھی کام نہیں چلے گا تجھے آنا ہے سمجھا

اچھا بابا آ جاؤں گا ویسے تو بھی نہیں بدلہ ابھی بھی اپنی ہی منواتا ہے افہام مسکرا دیا

بس آ گیا میرا گھر یہیں روک دے افہام نے گھر کے سامنے آ کر کہا

ڈراپ کرنے کا بہت شکریہ یار"

اب پھر تو تکلف برت رہا ہے

اچھا بابا معاف کر دے آئندہ خیال رکھوں گا لیکن اب تو تکلف نہیں برتے گا اور اندر

چلے گا میرے ساتھ"

www.novelsclubb.com

ارے نہیں یار میں سیدھا آفس سے آ رہا ہوں اور بہت تھکا ہوا ہوں"

پھر تو ضرور تجھے اندر آنا پڑے گا تجھے اچھی سی چائے پلواؤں گا چل"

اف یار کبھی تو دوسرے کی بھی سن لی کر اس نے گاڑی سے باہر نکلتے ہووے کہا

افہام ڈھٹائی سے مسکراتا ہوا اسے اندر لے آیا

ارحم بیٹا تم بھی اندر آؤ نا خالہ کو سلام کر لینا جی نانی اپ لوگ چلیں میں گاڑی کھڑی کر کے اتا ہوں

زویا آؤ نہ یار ہم سب مل کر انجوئی کر رہے ہیں حمنہ اسے کھینچتی ہوئی ہال میں لے ائی جہاں سب جمع تھے

آؤ زویا بیٹا یہاں مناہل کے ساتھ بیٹھ جاؤ دادی نے کہا تو وہ خاموشی سے مناہل کے پاس نیچے آ کر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

ابو اور بھائی کہاں ہیں؟ اس نے اک نظر سب پر ڈال کر مناہل سے پوچھا افہام کے کوئی دوست آے ہیں انہی کے ساتھ بیٹھے ہیں وہ, اور تمہارے اور میرے ابو چونکے شور و غل سے گھبراتے ہیں اسی لئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ہیں

"چلو جی سب متوجہ ہو جاؤ میں گانا شروع کرنے لگی ہوں"

حمنہ نے ڈھولک بجا کر اونچی آواز میں سب کو متوجہ کیا

وہ جو افہام کے ساتھ اندر آرہا تھا حمنہ کی اس حرکت پر مسکرا دیا حمنہ اور باقی سب بھی افہام کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھ کر انہی کی طرف متوجہ ہو گئے

دادی یہ میرا بہت ہی اچھا اور قریبی دوست ہے صابر یہ اپنی بھابی کو دیکھنا چاہتا تھا اسی لئے اسے یہاں لے آیا

افہام کی بات سن کر مناہل اپنی جگہ شرم سے سمٹ گئی

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم دادی جی! صابر نے نہایت احترم سے انکے سامنے سر جھکا یا دادی نے مسکراتے ہووے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

جیتو رہو بیٹا اچھا کیا افہام جو اسے بھی اپنے ساتھ لے آے آؤ بیٹا بیٹھو نہ تم بھی انہوں نے سنگل صوفے کی طرف اشارہ کیا

اف افہام بھائی بھی پتا نہیں کس کو اٹھا لائے ہیں میرا اگا ناشروع ہونے سے پہلے ہی روک دیا حمنہ نے مونہ بنا کر آہستہ سے ردا کو کہا

مگر اسکی آواز افہام اور صابر دونوں تک بخوبی پہنچ گئی کیوں کے دونوں انکے سر پر جو کھڑے تھے

افہام نے نیچے کشن پر بیٹھی حمنہ کو زبردست گھوری سے نوازا اس نے شرمندہ ہو کر نظریں چرا لیں

نہیں دادی جی اپکا بہت شکریہ پر میں اب چلتا ہوں افس سے سیدھا یہیں آگیا تھا اسی

...اسلام علیکم !تابندہ اور نرگھس بیگم دونوں اک ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں اور

انہی کے پیچھے پیچھے ارحم

وہ تینوں صابر کو وہاں دیکھ کر حیران ہووے اور صابر انکو دیکھ کر

وعلیکم اسّلام کہاں رہ گئی تھی اماں اپ لوگ "زرینہ بیگم اٹھ کر انکے گلے لگ گیں

ارے کچھ نہیں بیٹا بس یہ ارحم ذرا افس سے لیٹ ہو گیا تھا اسی لئے ہم بھی دیر سے

پہنچے وہ صوفے پر نگہت بیگم کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں

صابر بیٹا بھی آیا ہوا ہے انہوں نے مسکرا کر صابر کی طرف دیکھا

اسلام وعلیکم نانی وہ انکے سامنے بھی اسی طرح جھک گیا جس طرح دادی کے سامنے

جھکا تھا

خوش رہو بیٹا انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا

تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ارحم نے آہستہ سے پوچھا

اپ لوگ اسے جانتے ہیں ؟افہام سے رہانہ گیا اسی لئے نانی سے پوچھ لیا

ہان بیٹا یہ ارحم کا دوست ہے بہت ہی اچھا بچا ہے مشااللہ ارحم اسی کے ساتھ تو کام کرتا ہے

افہام نے حیرت سے ساتھ کھڑے ارحم اور صابر کو دیکھا

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے صابر تو افہام کا بھی قریبی دوست ہے" نگہت بیگم نے بتایا

آستین کے سانپ یعنی تو مخالف پارٹی کا بندہ نکلاارحم نے سب سے نظر بچا کر اسکی پیٹھ پر اک دھپ دے ماری

www.novelsclubb.com

اف یار ہاتھ ہولا رکھ میں خود کو نفویز ہو گیا ہوں کے میں کس پارٹی کے ساتھ ہو

"صابر نے پیٹھ سہلای

آؤ بچو بیٹھو نا تم لوگ بھی دادو نے انہیں کھڑا دیکھ کر بیٹھنے کا کہا

وہ تینوں نیچے ہی کشونس پر بیٹھ گئے کچھ اس طرح کے صابر بیچ میں بیٹھا تھا اور اسکے دائیں طرف ارحم جبکہ بائیں طرف افہام تھا

چلو جی اب میری ٹیم بھی پوری ہو گئی تو کیوں نہ مقابلہ ہو جائے سعد نے کھلے عام حمنہ کو چلینج کیا

اچھا بچو ہم سے پنگا لو گے اب! ابھی زمین سے تو پورا نکل لو"

کیوں ڈر گئی کیا؟

ڈرتی ہے میری جوتی تمھیں اور تمہاری اس ٹیم کو تو منٹوں میں ہرا دوں گی میں اس نے کہتے ساتھ ہی ڈھولک سنبھال لی

www.novelsclubb.com

یہ وادیاں یہ پربتوں کی شہزادیاں

پوچھ رہی ہیں کب بنے گی تو دلہن

میں کہوں جب آے گے میرے ساجن

میرے ساجن چلا بھی آاااچلا بھی آ

اف یار گانے سے پہلے احتیاطی تدابیر تو بتا دیتی کے سب اپنے اپنے کانوں میں روی ٹھونس لیں یا پھر اپنے کانوں کی سلامتی کے زمیدار اپ خود ہیں قسم سے درد ہو گیا کانوں میں سعد کی ڈرامہ بازی شروع ہو چکی تھی

مگر صابر کو نجانے کیوں نور جہاں کا یہ گایا گانا آج کچھ زیادہ ہی اچھا لگا تھا

"بس بس ڈرامہ بازی بند کرو اور الف سے گانا سناؤ"

آنکھوں کو آنکھوں نے جو سپنا دکھایا ہے

www.novelsclubb.com

دیکھو کہیں ٹوٹ جائے نہ

اتنے زمانوں میں جو لوٹ کر آیا ہے

پھر کہیں روٹھ جائے نا

سعد تمہاری آواز تو کافی اچھی ہے یار صابر نے کھلے دل سے تعریف کی

ہنہ پتا نہیں کچھ لوگوں کی چوائس اتنی بری کیوں ہوتی ہے" حمنہ نے مونہ بنا کر ذرا اونچی آواز میں پاس بیٹھی ردا سے کہا

مجھے لگتا ہے ارحم مخالف پارٹی سے جلنے کی بو آرہی ہے صابر نے باقاعدہ ناک سکوڑی

ہنہ حمنہ نے اک تیکھی نظر صابر پر ڈال کر مونہ ردا کی طرف کر لیا

ردا اب تم سناؤ کچھ اور پلیز اب نخرے مت کرنے بیٹھ جانا"

اچھا ٹھیک ہے سناتی ہوں اس نے پہلے اک نظر اسفند پر ڈالی جو فون پر خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا مگر وہ جانتی تھی اسکا دھیان ادھر ہی ہے

"بھلا دینا مجھے

ہے الودہ تجھے

تجھے جینا ہے میرے بنا

اسکی نظریں اسفند پر ٹکیں تھیں جو اسکا مطلب اچھے سے سمجھ رہا تھا پل پل اسکا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا اچانک اسنے فون سے نظریں اٹھا کر ردا کو دیکھا بس اک پل کے لئے دونوں کی نظریں ملیں اور پھر وہ اٹھ کر چلا گیا

ارحم اب تو کچھ سنا دے صابر نے اسے ٹوکھا دیا اچھا ٹھیک ہے سناتا ہوں اسنے خاموش بیٹھی زویا پر اک نظر ڈال کر گانا شروع کیا

نگاہیں ملا کر بدل جانے والے

مجھے تجھ سے کوئی شکایت نہیں ہے

یہ دنیا بڑی سنگدل ہے یہاں پر

کسی کو کسی سے محبت نہیں ہے

www.novelsclubb.com

ارے تم کہاں جا رہی ہو؟ مناہل نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا میں سب کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں وہ بہانا بنا کر اٹھ گئ

چلو بچو اب تھوڑا ریسٹ کر لو اتنا اونچا گا گا کر گلے خراب نہ کر لینا زرینہ بیگم نے مسکراتے ہووے کہا

میرے ساتھ ذرا باہر چل مجھے بات کرنی ہے تجھ سے ارحم نے سبکو باتوں میں مصروف دیکھ کر صابر کو کہا اور اسے لے کر ٹی وی لونج میں آگیا

اب بتا تیری افہام سے دوستی کب ہوئی؟

اہ تو تجھے کب سے یہ بے چینی لگی تھی مجھے پتا ہے تو جیلنس ہو رہا ہے پر یار تو فکر نہ کر تو ہی میرا سب سے اچھا دوست ہے صابر بکواس بند کر اور سیدھے طریقے سے بتا

ارحم نے دانت پیسے

ارے یار وہ میرے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تبھی سے ہم اچھے دوست تھے لیکن پھر یونیورسٹی کے بعد وہ اپنے دنیا میں مگن ہو گیا اور میں اپنا بزنس سیٹل کرنے میں لگ گیا اسکے بعد رابطہ ہی نہیں ہوا آج اچانک ہم ملے تو وہ مجھے اپنے ساتھ ہی گھر لے آیا مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا کے تم اس زویا یعنی افہام کی بہن کی محبت میں گرفتار تھے, کاش مجھے پہلے پتا چل گیا ہوتا تو میں تمہارے لئے ضرور کچھ کرتا کمز کم افہام کو ہی سمجھا دیتا"

ہنہ افہام اور کوئی بات سمجھ لے نا ممکن وہ صرف اپنی ہی منواتا ہے خیر میں خود زویا سے بات کرنے کی کوشش کروں گا کیا پتا کوئی حل نکل آے

ارحم بھائی چچی آپکو بولا رہی ہیں وہ دونوں باتوں میں اس قدر مصروف تھے کے حمنہ کے انے کی خبر ہی نہ ہوئی

ارحم اسکے بتانے پر اٹھ کر ہال میں چلا گیا

سنئیے! صابر بھی اسکے پیچھے پیچھے جانے لگا تھا کے حمنہ کی آواز پر حیران ہو تا رک گیا

جی کہئے ؟

Mukamal parne k liye

Peyar marta nai khamosh ho jata ha page dekhen

وہ اگر میں آپ سے اک مدد مانگوں تو کیا اپ کریں گے" حمنہ نے اس قدر مصومیت سے پوچھا کے صابر کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا

"جی کہیے نا"

میں نے آپکی اور ارحم بھائی کی باتیں سن لی ہیں لیکن اپ فکر نہ کریں میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی" اس نے صابر کے چہرے پر پریشانی چاھتے دیکھ کر جلدی سے کہا

"زویا بھی ارحم بھائی کو پسند کرتی ہے پر میرے بہت پوچھنے پر بھی اس نے نہیں بتایا کے اس نے اسفند بھائی کے لئے ہاں کیوں کی ہے"

www.novelsclubb.com

تو آپکو مجھ سے کیا مدد چاہیے"

میں چاہتی ہوں کے ہم کوئی ایسی صورت حال پیدا کریں کے جس میں زویا ارحم بھائی سے اپنی پسند کا اظہار کر دے اور افہام بھائی یہ سب سن لیں شائد اس طرح یہ نکاح رک جائے"

مجھے لگتا ہے اپ کچھ زیادہ فلمیں دیکھتی ہیں اور ویسے بھی یہ کچھ زیادہ ہی فلمی صورت حال نہیں ہو جائے گی؟ میرا خیال ہے اپ سیدھے طریقے سے افہام سے بات کر لیں"

اوہیلو مسٹر اپ سے مدد مانگی ہے آپکے یہ شاندار مشورے نہیں اور میں کوئی فلمیں ولمیں نہیں دیکھتی صرف ناول پڑھتی ہوں اور ہاں یہ جواپ افہام بھائی سے سیدھے طریقے سے بات کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں نہ تو میرا خیال ہے اپ صرف انکے نام کے ہی دوست ہے ابھی ارحم بھائی نے بھی آپکو بتایا نہ کے وہ ذرا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹیڑھی کھیر ہیں سیدھے طریقے سے نہیں مانیں گے مگر ٹھیک ہے اگر آپکو میری مدد نہیں کرنی تو نہ کریں ہنہ وہ غصے سے کہتی ہوئی واپس مڑ گئی

ارے سنیں تو مس ٹھیک ہے میں آپکی مدد کروں گا" وہ اسے جاتے دیکھ کر جلدی سے بولا

حمنہ چہرے پر اک فاتح مسکراہٹ لے کر پلٹی

"یہ ہوئی نہ بات"

ویسے اک بات ابھی بھی میری سمجھ نہیں ای"

اب کیا؟ حمنہ نے کھا جانے والے لہجے میں کہا

اپ یہ کام میری مدد کے بغیر بھی تو کر سکتی تھیں نہ"

کر سکتی ہوتی تو اس وقت گدھے کو باپ نہ بنا رہی ہوتی اس نے زیرِ لب کہا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ارحم بھائی اور زویا کو تو بولا لیتی مگر اگر میں افہام بھائی کو بولانے جاتی اور پیچھے سے وہ لڑنے لگ جاتے اور افہام بھائی جب پہنچتے تو وہ لوگ لڑ رہے ہوتے تو ظاہر سی بات ہے بات اور بگڑنی تھی لہٰذا اپکا کام یہ ہے کے جب زویا اور ارحم لڑ نہ رہے ہوں اور زویا ارحم بھائی سے اپنی پسند کا اظہار کرنے لگے تب مجھے اشارہ کیجیۓ کا تبھی افہام بھائی کو لے کر آؤں گی, کچھ سمجھے مسٹر ؟

جی سمجھ گیا صابر نے مسکرا کر سر ہلایا

شکر ہے حمنہ نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر کہا

ارحم بیٹا میں تمہاری امی اور نانی سے کہہ رہی تھی کے آج یہنی رک جایئں پر وہ تمہاری وجہ سے انکار کر رہی ہیں کے تم نے صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے اور افس بھی

"

جی خالہ جانا ہے تو ہے پر اگر اپکا دل ہے تو امی اور نانی یا نہی رک جاتی ہیں میں

ایڈجسٹ کر لوں گا"

پر بیٹا ناشتہ کا کیا کرو گے ؟

امی اپ فکر نہ کریں باہر سے لے آؤں گا اپ لوگ رک جایئں بیشک"

جیتو رہو بیٹا خالہ نے اسکا ماتھا چوم لیا

ارحم ذرا بات سننا صابر نے اسے باہر سے ہی بولا یا وہ خاموشی سے اٹھ آیا

کیا آفت آگئی ہے حمنہ چائے تو لانے دیتی"حمنہ اسے کھینچتی ہوئی ٹی وی لونج میں لے

آئی یار چائے میں لے جاؤں گی

تم بس یہاں کھڑی رہو آنکھیں بند کر کے تمہارے لئے اک سرپرائز ہے"

کیا بچپنا ہے حمنہ یہ"

www.novelsclubb.com

میں کچھ نہیں سنوں گی بس آنکھیں بند کر کے کھڑی رہو جب تک میں نہ کہوں

میں بس ابھی اتی ہوں ٹھیک ہے نا؟

اچھا بابا ٹھیک ہے پر پلز جلدی آنا

کیا ہے باہر کیوں بولا یا ہے تو نے؟

صابر نے مختصراً اسے ساری بات بتادی پر یارا گراس نے اظہار نہ کیا تو..."

تو اسکے بھائی سے مار کھانے کے لئے تیار رہنا اب چل جا وہ ٹی وی لونج میں ہے میں

تجھ پر پیچھے سے آیت الکرسی پڑھ کر بھیجتا رہوں گا

وہ ٹی وی لونج میں آیا تو زویا اسکی طرف پشت کیے کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

زویا!

زویا نے حیرانی سے آنکھیں کھولیں"

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

تمھیں نہیں پتا میں یہاں کیا کر رہا ہوں تمہارے نکاح کے فنکشنز اٹنڈ کر رہا ہوں میں یہاں"

زویا چپ سی ہو گئی

کچھ دیر کے لئے دونوں میں خاموشی چھا گئی زویا نظریں جھکائے کھڑی رہی اور ارحم اسے دیکھتا رہا

زویا تم کیوں کر رہی ہو یہ سب پلیز مجھے بتا دو اگر تم اپنے بھائی کی وجہ سے بھی ایسا کر رہی ہو تو کمز کمز بتاؤ تو سہی ہم مل کر کوئی حل نکال لیں گے"

زویا کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ آگئی مسٹر ارحم تم اور میں تو کبھی ہم تھے ہی نہیں تم نے پہلے میرے رشتے کے لئے انکار کیا تھا کیوں کے تم مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں تھے

www.novelsclubb.com

اب میں نے تمہارے رشتے کے لئے انکار کر دیا کے اب میں تم میں انٹرسٹڈ نہیں

ہوں بات ختم"

یہ دونوں تو لگتا ہے ساری رات ہی لڑیں گے حمنہ نے خود کلامی کی

صبر کریں محترمہ اک دفع بھڑاس نکال لیں نے دیں دونوں کو پھر دیکھئے گا مطلع

صاف ہو جائے گا"

وہ اور حمنہ دونوں چھپ کر ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے

زویا تم بدلہ لینے کے چکر میں ہم دونوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہی ہو"

میں کوئی بدلہ نہیں لے رہی اور مجھے سمجھ نہیں آرہا آپکو اب کیا مسلہ ہو رہا ہے اپ

نے کون سا مجھ سے محبت کی ہے اور نہ ہی کوئی وعدے کیئے ہیں جن کی بنا پر میں اپکا

انتظار کرتی"

میں نے تم سے اس دن کہا تو تھا کے تم طلال کے رشتے کے لئے ہاں نہیں کرو گی
میں رشتہ بھیجوں گا"

تو اس میں کیا بڑی بات ہے یہ بات تو اپ نے اس لڑکی سے بھی کہی ہو گی مسٹر ارحم
جو اپ سے اس دن کلاس کے باہر رشتہ لانے کو کہہ رہی تھی

ارحم خاموش ہو گیا اسے سمجھ ہی نہیں ای کے وہ کیسے وضاحت دے

اب چپ کیوں ہیں اپ ارحم صاحب بتایں نہ اور کتنی ہی لڑکیوں سے وعدے وعید
کر چکے ہیں اپ؟

بکواس بند کرو زویا وہ آنکھوں میں سرخی لئے غرایا

اپکا تعلق کہیں محکمے موسمیات سے تو نہیں ہے؟

صابر نے بھونئیں سو کیئز کر وضاحت چاہی

www.novelsclubb.com

ارے آپکی پیشنگوئی کی وجہ سے کہہ رہی ہوں اپ نے ہی کہا تھا نہ مطلع صاف ہو

جائے گا حمنہ نے اسی کے انداز میں کہا

مگر دیکھیں مسٹر یہاں تو بجلیاں گر رہی ہیں"

اف تھوڑا صبر سے کام لے لیں محترمہ میری پیشنگوئی غلط نہیں ہوتی"

دیکھتے ہیں"حمنہ نے چلینج دیتے لہجے میں کہا

صابر کو اسکی ہر ہر ادا بھا رہی تھی وہ دھیرے سے مسکرا دیا

ٹھیک ہے میری باتیں تو بکواس ہی ہیں نہ تو کیوں سن رہے ہیں جائیں یہاں سے

ویسے بھی میرے ہونے والے شوہر کو یہ بات پسند نہیں آے گی کے میں اپ سے

یوں اکیلے میں باتیں کروں

www.novelsclubb.com

زویا نے اسے اک دفع پھر اسے جلا کر رکھ دیا

زویا میں نے کہا نہ بکواس بند رکھو!اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

زویا کا دل اسکی سرخ آنکھیں اور لہجے کی سختی سے بند ہونے کو تھا

ارحم نے اسکی حالت سمجھ کر بمشکل خود پر کنٹرول کیا

زویا پلیز مجھے اتنا مت ستاو مانا کے مجھ سے غلطی ہوئی تھی مجھے تمھیں اعتبار میں لے کر انکار کرنا چاہیے تھا مگر میرے لئے یہ شرمندگی کی بات تھی کے میں تمہارے سامنے اپنے فائنینشل کرائسس کا رونا روتا میں نے سوچا کے تمھیں اپنے ساتھ پابند نہ کروں اور محنت کر کے تمہارے قابل بن جاؤں پھر میں خود سب کو منا کر تمہارا رشتہ مانگ لوں گا"

اور اگر تب تک میرا رشتہ کہیں اور تے ہو جاتا تو؟

زویا کا دماغ یہ سب جان کر تھوڑا ٹھنڈا ہو گیا

ارحم مسکرا دیا مجھے لگا تھا کے زویا حسن میرے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرے گی کیوں کے وہ مجھ سے محبت کرتی تھی، کرتی تھی نہ؟

www.novelsclubb.com

صابر نے جتاتی نظروں سے حمنہ کو دیکھا حمنہ تلملا گئی

میرا مونھ کیا دیکھ رہے ہیں اپ جلدی سے افہام بھائی کو بولا کر لائیں نہ ورنہ سارے پلان کا بیڑا غرق ہو جانا ہے

صابر جلدی سے افہام کو حال سے بولانے چلا گیا

زویا چپ کیوں ہو بتاؤ نہ کرتی تھی نہ مجھے پسند؟

اسفند جو کہ اپنی مما کو پاپا کا پیغام دینے نیچے آرہا تھا زویا اور ارحم کی بات سن کر وہیں رک گیا

زویا اور ارحم کی نظر تو اس پر نہیں پڑی مگر حمنہ نے اسے سیڑھیوں پر ہی رکتے دیکھ لیا

www.novelsclubb.com

ادھر سے صابر بھی افہام کو لے کر آ گیا

ارے بتا تو یار ایسی بھی کیا بات کرنی ہے؟ وہ دونوں ٹی وی لونج کے باہر کھڑے تھے

پلان کے مطابق صابر کے فون کی گھنٹی بجی

اہ بہت ضروری کال ہے میں سن کے ابھی اتا ہوں تو یتنھی رکناوہ کہہ کر فون کان سے لگاے باہر کی طرف نکل آیا

زویا مجھے میرے سوال کا جواب چاہیے بتاؤ کرتی تھی نہ مجھے پسند؟

افہام کی توجہ اندر سے اتی آواز نے سمیٹ لی

اف بری پھسی زویا تو تواب تیرا کیا ہو گا, افہام بھائی کے سامنے تو تیری ہاں کام بنا دے گی مگر اسفند بھائی کے سامنے افففف یہ کیا ہو گیا

حمنہ سر پکڑ کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

بتاؤ زویا"

ہاں ہاں کرتی ہوں پسند کرتی ہوں تم سے محبت اسکے لہجے میں تھکن واضح تھی تو کیوں کر رہی ہوں تم اسفند سے نکاح آخر کیوں اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی اذیت میں ڈال رہی ہو زویا"

میں تم سے محبت کرتی ہوں ارحم پر یہ محبت اس محبت کے سامنے کچھ بھی نہیں جو میں اپنے بھائی سے کرتی ہوں میرے لئے انکی عزت ہماری اس محبت سے بڑھ کر ہے"

"تم کیا رہ لو گی میرے بغیر؟ کیا رہ سکتی ہو تم کسی اور کے ساتھ خوش؟

ہاں رہ لوں گی تمہارے بغیر بھی ارحم، تمھیں پتا ہے انسان کو سب سے زیادہ محبت اسکی ماں سے ملتی ہے پر انسان اس ماں کے مر جانے کے بعد بھی تو جیتا ہے نا خوشی اس سے روٹھ تو نہیں جاتی نا پھر ہماری محبت کیا چیز ہے"

زویا تم مجھے بھول نہیں پاؤ گی اس نے جیسے تھک کر کہا تھا

میں بھول جاؤں گی زویا نے آنسو اندر ہی اتار لئے

میں تمھیں بھول نہیں پاؤں گا"

یہ میرا مسلہ نہیں ہے ارحم چاہے تو مجھے یاد رکھو چاہے تو بھلا دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا تکلیف تمھیں ہو ہو گی"

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی زویا حسن ارحم غصے میں آگیا

ارحم پلیز بات نہ بڑھاؤ بہتر یہی ہو گا کے بھول جاؤ تم مجھے اور چلے جاؤ یہاں سے

اسے لگ رہا تھا کے اگر وہ کچھ پل بھی اور اسکے سامنے ٹھہرا تو وہ ضبط کھو دے گی

جا رہا ہوں پر یاد رکھنا اگر تمہارے بغیر میں اذیت میں رہوں گا تو میرے بغیر تم بھی خوش نہیں رہو گی"

www.novelsclubb.com

بد دعا دے رہے ہو آنسو اسکی آنکھوں کی حد پار کرنے کو تھے"

نہیں! حقیقت بتا رہا ہوں"

مجھے نہیں جاننی بس تم جاؤ یہاں سے"

جا رہا ہوں میں پر زویا میں اور میری محبت اتنے بھی سستے نہیں تھے کے تم یوں ٹھکرا دیتی"

وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا افہام اسے باہر آتا دیکھ جلدی سے اک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا یوں کے ارحم اسے دیکھ نہ سکا

زویا کے ضبط کا خول اسکے جاتے ہی ٹوٹ گیا وہ وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی حمنہ جلدی سے اسکے پاس آ گئی اسفند سب کچھ سن کر سیڑھیوں سے ہی الٹے پاؤں مڑ گیا

ارے ارحم تو کہاں جا رہا ہے؟ صابر اسے گاڑی کی طرف جاتا دیکھ کر اسکے پیچھے لپکا

"گھر جا رہا ہوں"

ارے رک تو سہی یہ تو بتا دے کے زویا سے بات ہوئی؟

www.novelsclubb.com

میں اس وقت کوئی بات نہ ہی کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی بتانا چاہتا ہوں پلیز تو برا نہ منانا
"

اچھا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں جب تیرا دل کرے گا تب بات کر لیں گے "شکریہ
یار وہ آکر گاڑی میں بیٹھ گیا اور اک نظر صابر پر ڈال جو اسے ہی پریشانی سے دیکھ رہا تھا
گاڑی اڑا لے گیا

زویا پلیز اب بس کر دو رونا کوئی آجائے گا تو کیا کہیں گے "

"اب کیا اپنی مرضی سے رو بھی نہیں سکتی"

غلطی تمہاری ہے زویا تمھیں افہام بھائی کو اپنی مرضی بتانی چاہیے تھی تم نے ارحم پر
وہ فضول سا شک کر کے بہت غلط کیا"

ہاں میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر تم نے سنا نہیں اس دن مناہل نے کیا
بتایا تھا کے بھائی اس سے شادی نہیں کریں گے اگر میر ااور اسفند کا نکاح نہ ہوا تو, تم

ہی بتاؤ میں کیا کرتی" اسکا چہرہ آنسوں سے بھیگ گیا حمنہ بس دکھ سے اسے دیکھتی رہ گئی

افہام جو تب سے وہیں کھڑا تھا خاموشی سے ہٹ آیا

صابر رکو ذرا مجھے بات کرنی ہے تم سے وہ جو سب سے مل کر ابھی حال کمرے سے نکلا ہی تھا افہام کی آواز پر حیرانی سے پلٹا

ہاں کھو نہ، یہاں نہیں میرے کمرے میں چلو" صابر حیرانی سے اسکے پیچھے چل دیا

ہاں بتاؤ اب کیا بات کرنی ہے"

تمہاری ارحم سے دوستی کتنی گہری ہے" صابر کو اندازہ ہو گیا تھا کے افہام شائد اس سے زویا اور ارحم کے بارے میں پوچھے گا اسی لئے وہ ذرا محتاط ہو گیا

اتنی گہری کے میں اسکے سارے معملات اور جذبات سے اگاہ ہوں تمھیں کیا پوچھنا ہے

افہام کچھ دیر خاموش کھڑا مناسب الفاظ ڈھونڈتا رہا صابر اسکی الجھن سمجھ کر خود ہی بول پڑا

کیا تم ارحم کے زویا سے متعلق جذبات جاننا چاہتے ہو؟ افہام نے خاموشی سے سر ہلا دیا

ارحم تمہاری بہن سے شادی کرنا چاہتا تھا"

اگر شادی کرنا چاہتا تھا تو پہلے رشتے سے انکار کیوں کیا؟

اسکی مجبوری تھی اس وقت وہ فائنانشلی سٹبل نہیں تھا اسی لئے اس نے سوچا کے پہلے خود کو تمہاری بہن کے قابل بنا لے پھر رشتہ بیجھے گا

تو یہ بات بتائی بھی جا سکتی تھی نہ"

www.novelsclubb.com

یار اب وہ کیا ہر کسی کے سامنے اپنے حالت کا رونا روتا اسی لئے اس نے خاموشی اختیار کرلی

افہام اسکی بتا سن کر کسی سوچ میں ڈوب گیا

آخر صابر کو ہی پوچھنا پڑا

"یار اب تو کیا کرے گا ای مین ارحم کے لئے تو کچھ کر سکتا ہے کیا؟

"دیکھ ارحم کی گارنٹی میں دیتا ہوں وہ ہماری بہن کو ضرور خوش رکھے گا صابر کے اس اپنایت بھرے لہجے نے افہام کو مسکرانے پر مجبور کر دیا

---

www.novelsclubb.com

خیر تو ہے افہام بیٹا صبح ہی صبح ہم سب کو یوں اکھٹا کیوں کیا ہے تم نے"

سب بڑے دادی کے کمرے میں جمع تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دادی مجھے اپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے پر پلیز میری بات پر غصہ ہونے کی بجائے ٹھنڈے دماغ سے اک دفع غور ضرور کیجیئے گا"

ایسی بھی کیا بات ہے بیٹا تائی جی نے فکر مندی سے پوچھا

سب پریشان ہو گئے

دادی! وہ دادی کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا میں چاہتا ہوں کے زویا کا نکاح ہم ارحم کے ساتھ کرا دیں"

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا یہ کیا بک رہے ہو تم کل اسکا نکاح ہے اسفند کے ساتھ ڈانٹنے کی شروات سب سے پہلے ابو نے ہی کی

وہ سر جھکائے بیٹھا رہا" افہام بیٹا اب تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو پہلے جب تمہارے سامنے ہم نے ارحم کے رشتے کی بات کی تھی تو تم نے ہی تو مخالفت کی تھی دادی نے کہا

دادی مجھے ارحم پر غصہ تھا پر اب مجھے پتا چل گیا ہے کے ارحم ہی زویا کے لئے بہتر ہے "

پر بیٹا اب ایسا نہیں ہو سکتا وقت گزر چکا ہے "پلیز دادی میری بات سمجھنے کی کوشش کریں

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے سب کو بتاے

بس افہام اب مزید تمہاری کوئی بات نہیں سنی جاۓ گی کبھی تم کہتے ہو کے اسفند زویا کے لئے بہتر ہے تو کبھی تمھیں ارحم بہتر لگتا ہے بہت ہو گیا یہ تماشا جب باقی کسی کو اعتراض نہیں ہے تو تمھیں بھی نہیں ہونا چاہیے "

www.novelsclubb.com

پر ابو زویا خوش نہیں ہے "

نہیں بیٹا زویا تو راضی ہے میں خود بھی اس سے پوچھ چکی ہوں "

نہیں امی وہ صرف میری وجہ سے چپ ہے اپ سب پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں"

پر بیٹا یوں تو ہماری جگ ہنسائی ہو گی, ہم اسفند کو کیا جواب دیں گے تائی اور تایا جو تب سے چپ کھڑے تھے آخر بول پڑے

نانی خالہ اپ لوگ کل کونسے کپڑے پہنیں گی حمنہ مناہل اور ردا اس وقت نانی اور خالہ کے پاس لونج میں بیٹھیں تھیں حمنہ نے سب کے کپڑے پریس کرنے کی ذمے داری لی تھی اسی لئے ان سے بھی پوچھ لیا

ارے بیٹا کپڑے کہاں لائے ہیں ہم ساتھ, گھر سے تو یہ سوچ کر نکلے تھے کے رات میں ہی واپس آجائیں گے پر تم لوگوں نے روک لیا تو رکنا پڑا"

ارے پیاری نانی اپ فکر ہی نہ کریں ارحم بھائی شام میں لے آئیں گے ورنہ اسد کو بھیج کر منگوالیں گے مناہل نے مشورادیا جو سب کو ہی پسند آیا

وہ سب یونہی ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھے کے ردا کے فون پر اسفند کی کال انے لگی

وہ حیران ہوتی اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی

خیریت اپ کیوں کال کر رہے ہیں مجھے "تم سے بات کرنی ہے اوپر آؤ اس نے کہہ کر کال کاٹ دی

ردا حیران تھی کے کیا بات ہو سکتی ہے یہی پتا لگانے وہ اپر چلی گی

اسفند ٹی وی لونج میں ہی بیٹھا مل گیا کیا بات کرنی ہے آپکو اس نے ذرا بیزار لہجہ اپنایا جسے محسوس کر کے اسفند کے لبوں پر اک دکھی مسکراہٹ آکر غائب ہو گئی "تم جانتی تھی کے تمہاری بہن کسی اور میں انٹرسٹڈ ہے؟

www.novelsclubb.com

ردا کا رنگ پھیکا پڑ گیا

کیا ہوا بتاؤ نہ پتا تھا نہ تمھیں کے زویا ارحم کو پسند کرتی ہے "ردا پریشانی سے لب کچلتی رہی

اب چپ کیوں کھڑی ہو بتاؤ وہ غرایا

ردا کانپ سی گئی

"نہیں وہ...وہ صرف زویا کا بچپنا تھا اب تو وہ خود راضی ہوئی تھی اپ سے شادی کے لئے"

وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی وہ ارحم کو ہی پسند کرتی ہے"

www.novelsclubb.com

نہی یہ غلط ہے اپ کو کسی نے غلط بتایا ہے"

میں نے خود دیکھا بھی ہے اور سنا بھی زویا صرف افہام کی وجہ سے مجھ سے شادی کر رہی ہے وہ راضی نہیں ہے اگر مجھ پر یقین نہیں ہے تو جا کر پوچھو ذرا اپنی بہن سے

اور پھر آکر مجھے بتاؤ کے میں اس شادی کروں کے نہیں اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا ردا

خاموشی سے وہاں سے لوٹ آی

تایا ابو میں اپ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں اپ چاہے مجھے جو سزا

دیں پر پلیز میری بات مان لیں وہ اٹھ کر انکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

وہ بھلا اپنے ہونے والے داماد سے معافی کیسے منگوا سکتے تھے اسی لئے خاموش ہو گئے

چھوٹی دلہن جا کر زویا کو بولا لاؤ کچھ ہی دیر میں حیران سی زویا انکے ساتھ آگئی یہاں

آؤ میرے پاس انہوں نے اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھا لیا

"زویا کیا تمھیں اسفند سے نکاح پر کوئی اعترض ہے؟ انہوں یں بہت پیار سے پوچھا

زویا اک پل کے لئے تو حیران سے انہیں دیکھتی رہی

مگر پھر نفی میں سر ہلا دیا

"زویا پلیز اب بس کرو مجھے پتا ہے تم ارحم سے شادی کرنا چاہتی ہو میری وجہ سے خود پر ظلم نہ کرو مجھے کوئی اعترض نہیں تمہاری اور ارحم کی شادی پر" افہام اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

زویا حیرانی سے اسے دیکھتی رہی کیا وہ صحیح سن رہی تھی اسے شک تھا

"اب سچ سچ بتاؤ تم ارحم سے شادی کرنا چاہتی ہو نہ ؟

اسے لگا جیسے کوئی اس سے پوچ رہا ہے کے تم جینا چاہتی ہو نہ زندگی اسے اک اور موقع دے رہی تھی اس نے اک بھی لمحہ گوائے بغیر جی کہ کر سر جھکا لیا افہام نے اک نظر سب بڑوں پر ڈالی جو زویا کے جواب سے حیران تھے

اب بھی کیا اپ لوگ اسکی شادی اسفند سے کرا دیے گے اس نے دادی اور ابو سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ہم زبردستی کے رشتوں کے قائل کبھی بھی نہیں رہے میری تو پہلے بھی یہی خواھش تھی مجھے کوئی اعترض نہیں ہے دادی نے سب سے پہلے ہاں کی ابو بھی خاموش ہو گئے یعنی انہیں بھی کوئی اعترض نہیں تھا

تایا ابو تائی امی پلیز ہمیں معاف کر دیجئے گا افہام نے انکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے "اک شرط پر تائی کی بات سن کر دادی سمیت سب حیران ہو وے

آپکے ہی آنگن کی دوسری کلی ہمیں دے دیں میرے بیٹے اسفند کے لئے میں اپ سے ردا کا ہاتھ مانگتی ہوں انہوں نے اپنی دیورانی سے پوچھا سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے

ہمیں کوئی اعترض نہیں ہے بھابی اپ جب چاہے اسے بہو بنا کر لے جایئں

"ٹھیک ہے پھر کل دو نہیں تین نکاح ہونگے ردا اور اسفند کا زویا اور ارحم اور افہام اور مناہل کا دادی نے فیصلہ سنا دیا جس سے سب ہی متفق تھے

زویا بیٹا تم جاؤ اور باہر سے اپنی خالہ اور نانی کو اندر بھیجو آخر انہیں بھی تو کوئی بتائے

کے ہم اندر کیا کھچڑی پکا رہے تھے مجھے یقین ہے انہیں کوئی اعترض نہیں ہو گا

نانی اور خالہ آپ لوگوں کو دادی اندر اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں

خیر تو ہے کیا ہو گیا ہے"

کچھ نہیں نانی انہیں بات کرنی ہے اپ سے"

نانی اور خالہ اٹھ کر چلیں گیں زویا کیا بات ہے ہمیں بھی تو بتاؤ مناہل اور حمنہ بھی

جاننے کی لئے متجسس تھیں

ردا بھی وہیں آگئ کچھ ہی دیر میں پتا چل جائے گا حوصلہ رکھو بے فکری سے کہتی

اپنے کمرے میں چلی ای ردا بھی اس کے پیچھے پیچھے آگئ اور آکر اندر سے دروازہ بند

کر دیا خیر تو ہے دروازہ کیوں بند کیا ہے"

مجھے کچھ پوچھنا ہے تم سے"

ہاں ضرور پوچھنا لیکن پہلے میں تمھیں کچھ بتاؤں گی"

کیا بتانا ہے"

تمھیں پتا ہے کل میرا نکاح ارحم سے ہے میں تمھیں بتا نہیں سکتی ردا کے میں کتنی خوش ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اسفند اسکا کیا؟ اسکے لئے تم ہو نہ یہ کیا کہ رہی ہو تم دماغ تو ٹھیک ہے. جی ہاں میری جان میں سہی کہ رہی ہوں کل تمہارا اور اسفند کا بھی نکاح ہے

پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے افہام بھائی وہ کیسے مان گئے ارے انہوں نے ہی تو سب کو منایا ہے مجھے لگتا ہے کل رات انہوں نے میری اور ارحم کی باتیں سن لی تھیں اسی لئے یہ سب ہوا ردا فوراً سمجھ گئی کے اسفند کس بات کا حوالہ دے رہا تھا اچانک سے اسے اپنا دل کا بوجھ سرکتا ہوا محسوس ہوا

وہ بھی زویا کی طرح جھوم جھوم کر بتانا چاہتی تھی کے وہ اس پل کتنی خوش ہے اسی لئے وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اسفند کے پورشن کی طرف لپکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زویا اسے یوں اچانک کمرے سے نکلتا دیکھ کر حیران رہ گئی

وہ اوپر ای تو اسفند ابھی بھی اسی جگہ اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا

اسے دیکھ کر سیدھا ہو گیا جلدی آگئی تم "کیا جواب دیا اس نے اور کیا حکم ہے اب میرے لئے

ردا نے اسکے جلے بھنے لہجے پر بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی

نکاح تو تمھیں کل کرنا ہی پڑے گا اسفند اس نے سنجید گی کا لبادہ اوڑھا

سب جانتے ہووے بھی تم یہ کہہ رہی ہو "

جی سب جان کر ہی یہ کہہ رہی ہوں "

www.novelsclubb.com

امید ہے اپ بھی جان کر اعترض نہیں کریں گے وہ کہ کر نیچے چلی گئی اسفند حیرانی سے اسکی باتوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

مگر کچھ سمجھ نہ آیا تھوڑی ہی دیر بعد جب اوپر آکر اسکی امی نے ردا سے رشتہ طے کرنے اور نکاح کے بارے میں بتایا تو اسے ردا کی باتوں کا مفہوم خوب اچھی طرح سمجھ آگیا

اچھا جی تو اپنے ہونے والے شوہر سے شرارت کر رہی تھی تمھیں تو میں کل بتاؤں گا ردا اسفند وہ دل میں سوچ کر مسکرا دیا

خالہ پلیز مان جایئں نہ حمنہ پچھلے آدھے گھنٹے سے انکا سر کھا رہی تھی نہیں بیٹا یہ غلط بات ہے کل اسکا نکاح ہے اتنی اہم بات اس سے چھپانا مناسب نہیں"

خالہ انہیں کونسا اس رشتے پر انکار ہے جو وہ منع کریں گے ہم تو بس چھوٹا سا مذاق کریں گے نا پلیز مان جایئں نہ, نانی اپ ہی کہیں نہ خالہ کو وہ سب لڑکیاں نانی دادی، خالہ اور زرینہ بیگم کو ٹی وی لونج میں لئے بیٹھی تھیں ردا تائی کے ساتھ شوپنگ کرنے گئی تھی لڑکے سب انتظامات سنبھال رہے تھے

www.novelsclubb.com

ہان نانی ماں جایئں نہ زویا کے کہنے پر حمنہ اور مناہل نے شور مچا دیا لیجئے نانی اب تو دلہن بھی بول پڑی اب تو مان جایئں اگر ارحم بھائی ناراض ہو بھی گئے تو بعد میں یہ اپنے دولہے کو خود ہی مناتی پھرے گی

ٹھیک ہے جو کرنا ہے کرو مگر اگر وہ ناراض ہو گیا نہ تو پھر مت کہنا"

ہراہ نانی زندہ باد حمنہ نے خوشی سے نعرہ لگایا باقی سب اسکا بچپنا دیکھ کر مسکرا دیے

وہ زویا سے لڑ کرانے کے بعد سے ہی اپنے کمرے میں بند تھا یہ سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹا جا رہا تھا کے آج زویا حسن کسی اور کی ہو جائے گی امی نے فون پر اس سے بے حد اسرار کیا تھا جب ہی وہ نکاح میں شرکت پر راضی ہوا تھا مگر یہ وہ ہی جانتا تھا کے اس وقت ہو کتنی تکلیف میں تھا صابر اس سے بہت لڑ جگڑ کر تیار کر کے یہاں لایا تھا یہاں پہنچتے ہی اسکی نظروں نے سب سے پہلے اس بیوفا کا چہرہ تلاش کیا تھا مگر

وہ اسے یہاں کیوں نظر آتی وہ تو اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی اسفند کے لئے سج رہی ہو گی اس نے دل کو ڈانٹ کر خاموش کرا دیا

ارے ارحم بھائی اپ اتنے چپ چپ کیوں بیٹھے ہیں آپکو خوشی نہیں ہے کیا نکاح کی؟ اسے لگا جیسے حمنہ نے اسکا بھید پا لیا ہے وہ گھبرا کر تھوڑا سا مسکرا دیا

حمنہ ہنستی ہوئی باہر چلی گئی

اس نے اک نظر سارے حال کمرے پر دوڑائی سب کتنے خوش لگ رہے تھے اک اسکا ہی دل اداس تھا اسکی نظریں اسفند کے چہرے پر ٹک گیں جو افہام سے بات کر رہا تھا خوشی اسکے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی خوش تو افہام بھی لگ رہا تھا مگر ارحم کو اسفند سے نفرت محسوس ہوئی جلن کی آگ نے اسکے دل کو بھڑکا دیا مگر وہ اپنے ضبط کو مسلسل آزماتا ہوا وہیں بیٹھا رہا

کچھ ہی دیر میں نکاح خواں آ گیے

www.novelsclubb.com

ارحم کو یہ لمحات ضبط کا پیالہ جھپکاتے ہووے محسوس ہووے وہ اپنی آنکھوں کے سامنے زویا کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسی لئے خاموشی سے وہاں سے اٹھنے لگا مگر صابر نے ہاتھ پکڑ کر وہیں بیٹھا لیا ارحم کو اس وقت ساری دنیا کے ساتھ ساتھ صابر جیسا اچھا دوست بھی اپنا دشمن محسوس ہو رہا تھا

ارحم بیٹا تم بھی یہاں اسفند اور افہام کے ساتھ آ کر بیٹھ جاؤ نانی کے کہنے پر وہ بغیر اس بات پر غور کیے خاموشی سے انکے پاس آ کر بیٹھ گیا جی مولوی صاحب نکاح پڑھوانا شروع کریں سب سے پھل افہام کا نکاح پڑھوایا گیا

اسکے بعد مولوی صاحب اسکی طرف مڑے اور زویا سے نکاح کی رضامندی مانگی اس نے حیران نظروں سے پہلے مولوی صاحب کو اور پھر باقی گھر والوں کو دیکھا بتاؤ بیٹا نکاح قبول ہے مولوی صاحب نے اک دفع پھر پوچھا

وہ جو پہلی بار میں اپنی غلط فہمی سمجھا تھا دوسری بار میں ہوش میں آیا بیٹا بولا نا زویا سے نکاح قبول ہے نا؟اب کی بار خالو نے پوچھا اس نے بے اختیار سر ہلایا دوسری اور

www.novelsclubb.com

تیسری بار میں بھی وہ حیرانی سے قبول ہے کہتا گیا اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا

یہاں تک کے نکاح کے مراحل طے کر کے زویا کو اسکے ساتھ بیٹھا دیا گیا وہ تینوں جوڑے ساتھ بیٹھے تھے اور تینوں ہی آسمان سے اڑتے کوئی شہکار لگ رہے تھے

"کیا ہوا مسٹر ارحم آپکو ابھی بھی یقین نہیں آرہا کیا"

زویا نے کچھ شرارت سے ارحم کی حیرانی پر طنز کیا

مجھے واقعی یقین نہیں آرہا زویا کے تم میری ہو چکی ہو" اس نے زویا کے قیامت خیز حسن پر نظر ڈال کر کہا" تو یقین کر لیں شوہر صاحب کے اپ اک عدد خوبصورت بیوی کے مجازی خدا بن چکے ہیں زویا کی شرارتیں عروج پر تھیں ارحم کو اسکی دلفریب ادائیں اپنے دل پر بجلیاں گراتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ بس اک ٹک اسے دیکھے گیا" زویا ارحم "اس نے سرگوشی کے انداز میں کھا

زویا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

آج جان ارحم بہت خوبصورت لگ رہی ہے

زویا جو کب سے چلبلی سی دلہن لگ رہی تھی اک دم سے شرمیلی سے بن گئی ارحم کو اسکا یہ روپ پہلے سے بھی بڑھ کر لگا اب تو نہیں ڈانٹو گی نہ کلاس میں ارحم نے اچانک خیال انے پر پوچھا

زویا ہنس دی اگر اپ کسی لڑکی سے باتیں کرتے پائے گیے تو گھر میں تو آپکی ویسے بھی خیر نہیں ہو گی کلاس میں بھی آپکو چین سے نہیں رہنے دوں گی اب کی بار ارحم کا قہقہ گونجا حمنہ نے جلدی سے ہنستے ہووے ارحم اور اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتی زویا کو کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا

www.novelsclubb.com

آپکو تھوڑا عجیب نہیں لگ رہا؟ صابر بھی اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا کیا مطلب؟ ارے دیکھیں نہ آپکی بہن اور کزن وہاں بیٹھی کتنی پیاری لگ رہی ہیں ذرا سوچیں تو ہم بھی اگر وہاں ہوتے تو کتنے اچھے لگ رہے ہوتے حمنہ اسکی بات پر اک پل کے لئے

شرمائی مگر جلد ہی خود کو سنبھال کر وہاں سے ہٹ گئی صابر کے پاس کیمرہ تو نہیں تھا مگر اسکی آنکھوں نے ہی حمنہ کا وہ اک پل کا شرمانا قید کر لیا تھا

جی تو کیا سہ کر گئیں تھی کل اپ اسفند نے ردا کو پیار بھری نظروں سے دیکھ کر شرارت سے پوچھا

جی کچھ نہیں اس نے شرما کر سر جھکا لیا

اف ہائے یہ آپکی ادا اسفند نے سینے پر ہاتھ رکھ لیا ردا سر مزید جھکا کر ہنس دی

ہر کوئی اپنی زندگی کی اس شروات پر خوش تھا کیوں کے جو رشتے دل کے جڑے تھے اب انہیں نکاح کی سند مل گئی تھی

#ختم_شد

www.novelsclubb.com